



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۱ مرداد المبارک ۱۴۱۸ ہجری بروز منگل

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲	دعائے مغفرت	۶
۳	وقتہ سوالات	۹
۴	رخصت کی درخواستیں	۳۷
۵	تحریک التوانبر امنچاہ عبد الرحمن خان مندو خیل	۳۸
۶	زیر و آور (Zero Hour)	۳۹
۷	بلوچستان کے ساحلی ترقیاتی اور اول کامسوڈہ قانون مصدرہ نمبر ۱۹۹۸ء میں پیش ہوا	۵۹
۸	بلوچستان زرعی ترقیاتی بورڈ کامسوڈہ قانون مصدرہ نمبر ۲ ۱۹۹۸ء میں پیش ہوا	۶۲

## بلوچستان صوبائی اسمبلی سکریٹریٹ

ساتواں بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء مطابق ۲۱ رمضان المبارک

۱۴۱۸ھ (بروز منگل) کوقت سازھے گیاروچے (قبل دوپہر)

زیر صدارت جناب میر عبدالجبار اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال

کوئی نہیں منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین آخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَيْارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هَذِي  
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَنْتَلُوْكُمْ أَيْكُمْ أَخْسَنُ عَمَلاً وَهُوَ  
الْغَفِيرُ الْغَفُورُ هَذِي

ترجمہ :- بت بارکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات اس لئے پیدا کیا کہ تمیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے ”جو عابد اور بخشش والا ہے۔“

جناب اسپیکر : جزاک اللہ

سردار عبدالرحمن کھیتر ان (وزیر صنعت) : جناب اپنے صاحب؟

جناب اپنے صاحب : بھی سردار صاحب

سردار عبدالرحمن کھیتر ان (وزیر صنعت) : سانحہ مومن پورہ لاہور کے شداء کے لئے فاتحہ خوانی اور ہمارے گورنر جزل موسیٰ صاحب کے

جناب اپنے صاحب : کہن کوئی؟

سردار عبدالرحمن کھیتر ان (وزیر صنعت) : جزل موسیٰ صاحب کے صاحبزادے حسن موسیٰ کو اور جناب خان آف قلات کی وفات پر بھی میر جان محمد جمالی : قرارداد مجمع کرائی تھی اسی سلسلے میں۔ خان آف قلات مر جوم کے لئے یہ سب پھر شامل کر لجئے گا۔

مولوی امیر زمان سینئر وزیر : بھی زیادہ ہیں۔ ایک یہ مومن پورہ والا واقعہ ہے جناب اپنے ایک خان آف قلات اور ایک افغانستان جماز کا واقعہ جو ہوا ہے اور مسلم لیگ کے عبدالغفور ہوتی صاحب کا جو واقعہ ہے اور مولانا نیس الرحمن در خواستی کا واقعہ ہے۔ جزل موسیٰ صاحب کے صاحبزادے۔ بہت زمانے سے اجلاس نہیں ہوا ہے۔ یہ جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں ملک میں اب اس پر حد کی میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے۔ دعا کر لیں گے۔ پھر ایک دن باقاعدہ اس کے

جناب اپنے صاحب : جی دعا کر لیں  
میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب میرا خیال ہے کہ نئے سال جتنی بھی اموات ہوں گی ہیں سب کے لئے دعا فرمائی جائے مولوی صاحب کو میں کہتا ہوں۔

(حوالہ بالام رحموین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اپنے صاحب : جزاک اللہ وفق سوالات۔ سوال نمبر ۱۹۶۔ مسٹر عبدالرحمیم مندو خیل صاحب۔

عبدالرحمیم خان مندو خیل : جناب اپنے صاحب سوال نمبر ۱۹۶

جناب اپنیکر : وزیر صحت صاحب کی جگہ پہ مولانا صاحب آپ جواب دیں گے۔؟  
مولوی امیر زمان سینئر وزیر صحت : صاحب تو ہمارے ہیں ان کا بات صحیح نہ تھا ہوا ہے۔  
اور کراچی گئے ہوئے ہیں اور عمرہ پر گئے ہوئے ہیں اب خان صاحب کا اٹھینا ہو سکتا ہے تو میں  
جواب دیدوں گا؟

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب اسکیں وزیر صاحب تشریف نہیں لائے ہیں اور  
یہ ایسے سوالات ہیں اسکیں مجموعی طور پر آج صحت کے سوالات ہیں اور اسکیں ایسے سوالات ہیں  
جنکے جوابات بھی یعنی ابھی ملے ہیں۔ اب ہم بھی اسکو Study کریں اور وزیر صاحب نہ ہوں اور  
سوال بڑے اہم ہیں۔ تو اسئلے میں یہ Request کروں گا کہ وزیر صاحب کے آئے تک ان  
سوالات کو Deffer کیا جائے۔

جناب اپنیکر : دراصل عبدالرحیم خان صاحب یہ سوالات ۱۳ نومبر کو بھی آئے تھے اور  
اس وقت بھی موخر کے گئے تھے۔ دوبارہ آرہے ہیں۔ تو اب بھی اگر آپ کہتے ہیں کہ موخر کیا جائے  
تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب کو جواب دینے دیجئے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا وہ بالکل with due respect اسکا  
جواب دے ہی نہیں سکتے ہیں۔ انہیں علم ہی نہیں ہے انہوں نے Study ہی نہیں کی ہے۔

جناب اپنیکر : نہیں جواب تو لکھتے ہوئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : خان پوری اور بات ہے جناب والا۔

جناب اپنیکر : نہیں جوابات تو خان صاحب لکھتے ہوئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا میں ایسے ہی سوال کرتا ہوں لیکن اسکو ریکارڈ  
پر نہ لائیں مثلاً ضمنی سوال کرتا ہوں کہ ڈاکٹر جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نہاہر بھی گئے آپ لاث  
کے صفحے تین پر ایک دو تین چار پائچ۔ اس حد تک جو ہم ہیں ان میں کون ڈاکٹر ہیں؟ اور حیثیت  
ڈاکٹر کے کم قواعد کے تحت توبیات صرف وزیر صاحب بتا سکتے ہیں جناب والا۔

جناب اپنیکر : نہیں یہ ڈاکٹر ہیں جی۔

مولوی امیر زمان سینئر وزیر : نہیں جی ڈاکٹر نہیں سکے سوال معاف میں لکھا ہوا ہے۔ یہ معاف ہیں۔

جناب اسپیکر : جی جی۔

سینئر وزیر : یقینی معاف ہیں۔ آپ کے سوال میں معاف بھی ہیں۔

عبدالرحمٰن خان مندو خیل : کہاں؟ بالکل

سینئر وزیر : سوال پڑھیں تو آپ نے Study نہیں کی ہے ہم نے کی ہے۔ دیگر اشاف

عبدالرحمٰن خان مندو خیل : درست

جناب اسپیکر : لکھا ہوا ہے ڈاکٹروں اور دیگر شاف کے نام

عبدالرحمٰن خان مندو خیل : نہیں اشاف تو ڈاکٹر ہونا چاہئے جناب والا یقینی اس سے

سینئر وزیر : تمام اشاف ڈاکٹر نہیں ہیں۔ وہاں سوچوں بھی ہیں باقی لوگ بھی ہیں۔

عبدالرحمٰن خان مندو خیل : دیکھیں وہ پھر Technician میں آتی ہیں۔ یہ جو

آپ کے لوگ ہیں یہ انتظامیہ کے لوگ یہ کہیے کہ روپر کے تحت ان وظائف کے لئے یا ان دیگر

جو وہاں سینیار ہوتے ہیں ان کے لئے کس طرح تھجھے جاسکتے ہیں اتنے بڑے خرچہ پر تو اس طرح

جناب والا سوالات ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ وزیر صاحب کے علاوہ کوئی اور فنر صاحب

اور وہ بھی جنوں نے اسکو تیار نہ کیا ہوا یہی اپنے لوپر ذمہ داری لی ہو کہ میں جواب دیوں۔

جناب اسپیکر : درست ہے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ سوالات اس سے

قبل بھی آئے ۳ نومبر کو آئے آپ کے سوالات جوابات اس وقت بھی تھے۔ چونکہ وزیر صاحب نہیں

تحت اس وقت موخر کر دیئے گئے تھے اور اب دوبارہ آئے ہیں۔ اب پھر آپ جیسے ارشاد فرمائے تھے

کہ پھر سبارة آئے پڑیں گے۔ تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک توقیت کے ضیاء کے علاوہ اسی شرط

اور دوسری اور چیزیں کافی ہوتی ہیں اسکی خرچ ہوتا ہے وہ ٹھیک ہے آپ کیلئے ممبر ان حضرات

کے لئے آزیں مبرز کے لئے ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔ اسی لئے یہ ہاؤس ہے اسی مقصد

کیلئے ہے مگر جس طرح کہ جوابات آچکے ہیں اور ایک وزیر صاحب جواب دینا چاہتے ہیں تو میرے

خیال میں خان صاحب اگر آپ اب سے سن لیں تو یہ بہتر ہیگا۔

عبدالر حیم خان مندو خیل : جناب والا اس ایک سوال کی حد توبہم لے لیتے ہیں جسے

آپ کے یعنی اس <sup>تھے</sup> جناب اپسیکر : اور میں دوسری ایک عرض کرتا چاہوں گا جی دزیر اعلیٰ صاحب تشریف فرمائیں

عبدالر حیم خان مندو خیل : جناب والا سوال کا جواب اور اسیں اسملی میں اس پر اطمینان قوش حصہ کے علاوہ جو بھی خرچ ہو خرچ اپنی جگہ پر آیا یہ ایسا خرچ ہے کہ اگر آپ سمجھیں کہ ایک شخص یہاں سے امریکہ جائے آئے بغیر رول کے بغیر ریگو لیہنز کے اور اسکے مقابلہ میں اس سوال کو اسلئے یہاں دوبارہ اسملی میں نہ لایا جائے کہ اس پر خرچ پڑتا ہے۔

جناب اپسیکر : نہیں نہیں آچکا ہے دوبارہ بھی آیا ہے۔

عبدالر حیم خان مندو خیل : میری عرض یہ ہے کہ "irregularities" جو حکومت میں کی جاتی ہیں انکے صحیح طور پر راستہ روکنے کے لئے یہ اسملی اور اسملی میں سوال اور اسکا جواب یہ اہم ترین aspect ہے۔ اسلئے میں یہ عرض کروں گا کہ خرچ بذات خود یعنی اسکو منع نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس سے زیادہ خرچ irregularity سے ہوتا ہے۔

جناب اپسیکر : قواعد کے مطابق یہ ہے کہ اگر کوئی وزیر صاحب موجود نہ ہوں تو حکومتی وزراء میں سے کسی کو بھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ جوابات دیں۔ اب انکی پابندی نہیں ہے کہ وہی وزیر جو کہ مختلف ہے وہ جواب دیں۔

### وقفہ سوالات

## X ۱۹۲ مسٹر عبدالر حیم خان مندو خیل

(۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۱۹۸۸ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران صوبہ کے خرچ پر کتنے ڈاکٹر دیگر اضاف کو

اندرون میر ون ملک و ظیفول پر اعلیٰ تعلیم و تربیت کیلئے بھجا گیا ہے۔ ڈاکٹروں و دیگر اشاف کے ہم مع ولدیت، تعلیمی کوائف تاریخ تھیناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔ نیز ہر ڈاکٹروں و دیگر اشاف ممبر پر آمدہ خرچ کی فردا فردا تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) مذکورہ وظائف پر بھجنے کیلئے جیادی ضروری شرائط رہیت کیا رکھی گئی تھیں نیز کیا مذکورہ وظائف کی عام تشریکی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کن وسائل یعنی کن اخبارات اور کیوں وہی پروگراموں کے ذریعے اگر نہیں تو کیوں۔

مولانا میر زمان (سینئر وزیر)

(الف) وزیر صحت

محکمہ صحت کے ڈاکٹر حضرات کو اعلیٰ تعلیم کیلئے صوبائی حکومت کے خرچ پر میر ون ملک تربیت پر نہیں بھیجا جاتا ہے تاہم ڈاکٹروں کو اندر ون ملک مختلف ڈگری کو سر کے لئے مختلف میڈیکل تعلیم اداروں میں ڈپوٹیشن پر بھیجا جاتا ہے۔

(ب) میڈیکل آفیسر ان ڈیپانسٹریز اسٹنٹ پروفیسر ان اور دیگر ڈاکٹروں کو وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد مختلف ہنر الاقوامی ایجنسیوں یا اداروں کے تعاون کروہ سینیاروں و رکشاپوں کیلئے نامزد کیا جاتا ہے نامزدگی کرتے وقت تعاون کردہ اداروں کے جانب پر کی کسوٹی (Criteria) اور صوبے کی ضروریات کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

نامزدگی کیلئے ایک ڈپارٹمنٹ سلیکشن کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو ان تمام امور کا بغور جائزہ لیتی ہے اور ان تمام نکات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی سفارشات مرتب کرتے ہے سفارشات محکمہ منصوبہ بندی کو اسال کر دی جاتی ہیں۔

جو کہ مزید چنانہ میں کے بعد ان سفارشات کو وفاقی حکومت کو اسال کیا جاتا ہے جہاں سے ان کی حقی منظوری ہوتی ہے ڈاکٹروں کی فرست جو تربیتی درکشاپ، رٹریننگ، سینیار (بیر ون ملک) میں شرکت کرچکے ہیں دستیاب ریکارڈ کی مطابق ذیل ہے

نمبر شہر ڈاکٹروں کے نام مضمون انسٹیوٹ تعاون کا ادارہ رینگ کیفیت

کادورانیہ

لور موجو دہ پوستنگ

- ۱۔ کرتل محمد اشم سکرری پروجیکٹ نو فیڈ انسٹیوٹ او، ڈی، اے دوختے اس اینڈ جی اے ڈی پلانگ لیدیو کے
- ۲۔ عبدالرحمن خان ڈائریکٹر پروجیکٹ نو فیڈ انسٹیوٹ او، ڈی، اے دوختے جزل ہیلتھ
- ۳۔ ڈاکٹر محمد موسیٰ بلوج پروجیکٹ نو فیڈ انسٹیوٹ او، ڈی، اے دوختے پروجیکٹ ڈائریکٹر ایف اچ، ٹو
- ۴۔ سجاد برکت قریشی ڈائریکٹر پروجیکٹ نو فیڈ انسٹیوٹ او، ڈی، اے دوختے پی، اچ ڈی، سی
- ۵۔ اختر حمید خان چیف پلانگ آفیسر پروجیکٹ نو فیڈ انسٹیوٹ او، ڈی، اے دوختے
- ۶۔ ڈاکٹر مقصودہ کاسی ریکروئٹمنٹ کوارڈینیٹر پروجیکٹ نو فیڈ انسٹیوٹ او، ڈی، اے دوختے ایف اچ ٹو
- ۷۔ ڈاکٹر برکت قریشی اچ۔ آر نو فیڈ انسٹیوٹ او، ڈی، اے چھٹتے ڈائریکٹر پی اچ ڈی سی ذوق پخت لیدز زیو کے
- ۸۔ ڈاکٹر برکت علی ہیڈ آف پیٹنگ ڈی، اے۔ سی اچ۔ آر نو فیڈ انسٹیوٹ او، ڈی، اے چھٹتے
- ۹۔ ڈاکٹر خسانہ مجید استنسٹ پروفیسر پلک ہیلتھ نو فیڈ انسٹیوٹ او، ڈی، اے چھٹتے سی ایم، ڈی، سی ایم سی

نمبر شمار ڈاکٹروں کے نام مضمون انسٹیوٹ تعاون کا ادارہ ٹریننگ کیفیت

کاردورانیہ

اور موجودہ پوسٹنگ

- ۱۰۔ ظفر اقبال قادر ایڈیشنل ایچ آر نوفیڈ انسٹیوٹ او، ذی، اے پاچ بستے سیکرٹری ہیلتھ ڈولپمنٹ
- ۱۱۔ ڈاکٹر منیر کاسی ڈاکٹر یکٹر ڈولپمنٹ ماچستر یو کے او، ذی، اے پاچ بستے پی ایچ، ذی سی نوفیڈ یو کے
- ۱۲۔ ڈاکٹر سکندر ریاض انسٹیوٹ نوفیڈ یو کے او، ذی، اے چار بستے ڈولپمنٹ ہینڈاف، سی ذی، ایم
- ملی، ایم، سی
- ۱۳۔ ڈاکٹر نزیر احمد خواجہ خیل سرفیسیکٹ ان نوفیڈ یو کے او، ذی، اے بارہ بستے ہیلتھ میجنیٹ
- ۱۴۔ ڈاکٹر داؤ محمد ذی، ذی سرفیسیکٹ ان نوفیڈ یو کے او، ذی، اے بارہ بستے ایچ، اے، پی ایچ ذی سی ہائل میجنیٹ
- ۱۵۔ ڈاکٹر مسعود و قادر نو شیر و افی سرفیسیکٹ بریڈ فورڈ یونیورسٹی او، ذی، اے سول بستے ڈپٹی پرو جیکٹ ڈاکٹر یکٹر ان پرو جیکٹ یو کے
- ایم تو میجنیٹ
- ۱۶۔ ڈاکٹر مقصودہ کاسی ایم اے ان نوفیڈ یو کے او، ذی، اے ایک سال ڈاکٹر ٹائم کوارڈ ہیلتھ میجنیٹ لیڈر
- ایف، ایچ، ٹو
- ۱۷۔ شفیق الرحمن یکھر سرفیسیکٹ ان نوفیڈ یو کے او، ذی، اے بارہ بستے ذی، اے، ایس ہیلتھ میجنیٹ

نمبر شمار ڈاکٹروں کے نام مضمون انسٹیوٹ تعاون کا ادارہ ٹریننگ کیفیت  
کارورائی اور موجودہ پوسٹنگ

- ۱۸۔ ڈاکٹر عبدالعزیز ذیمانتیر ماسٹر آف پلیک فوفیڈیو کے او، ذی، اے ایک سال  
سی ایم ذی، پی ایم سی ہیلتھ
- ۱۹۔ ڈاکٹر داد محمد ذی، ذی ماسٹر انہائل فوفیڈیو کے او، ذی، اے فومینے  
اچ، اے، پی، ذی سی سی میجنٹ
- ۲۰۔ محمد نصیر پلانگ پوسٹ گریجوٹ فوفیڈیو کے او، ذی، اے فومینے  
آن ہیلتھ میجنٹ اے ہیلتھ  
پلانگ اپنڈ پر و جیکٹ  
پالیسی
- ۲۱۔ ڈاکٹر مظہر بلوج پلانگ ایم، ایس سی ہیومن ریسورسز انورسٹی PHDC ایک سال  
آفسر ذیپھٹ فاچسٹریو کے پی رائے ذی رانی
- ۲۲۔ ڈاکٹر اشرف حلی بگٹھی نوبہر کلوس کنٹرول ان بے کا ۳۴ مینے  
میڈیکل آفسر جپان کوریا اور دوسرا اماماک
- ۲۳۔ ڈاکٹر عبد الحید شاہ کیومیتی آئی ہیلتھ ان جر من لپڑ وی ریلیف دو مینے  
لپڑ وی فیلڈ آفسر ایسوی ایش
- ۲۴۔ ڈاکٹر نصیر احمد بلوج کیومیتی آئی ہیلتھ ان جر من لپڑ وی ریلیف دو مینے
- ۲۵۔ ڈاکٹر محمد حسین ذی اچ او ماسٹر آف پلیک ہیلتھ فوفیڈ انسٹیوٹ او، ذی، اے چھ مینے
- ۲۶۔ ڈاکٹر شاب ثاقب کیومیتی میٹھ ہیلتھ یو کے ڈبلیو اچ او چار فتحے
- ۲۷۔ ڈاکٹر رشید ڈپانیزی ذپر و ذکیو، ہیلتھ ان یو کے برٹش کونس چار مینے  
ڈوپھٹ کنٹرول ان یو کے ذیمانتیر

نمبر شمار ڈاکٹروں کے ہام مضمون انسٹیوٹ تعاون کا ادارہ ٹریننگ کیفیت

کا دورانیہ

اور موجودہ پوستنگ

- ۲۸۔ ڈاکٹر امان اللہ خان کو ایشی سینٹ فون گور نمنٹ آف گور نمنٹ آف چار بخت فارماست
- ۲۹۔ غلام سرور کافی ڈرگ ڈیمانڈر یم کشن تھائی لینڈ گور نمنٹ آف چار بخت استنشت پروفیسر اور ڈائیز پر و مشن تھائی لینڈ
- ۳۰۔ میر اقبال ای این ای پرموشن ریٹل فلپائن ڈبلیو، ایچ، او دو بخت پھلست ڈرگ ان فلپائن
- ۳۱۔ قاضی محمد رضوان ایکشن ڈری تران سویز رلینڈ ڈبلیو، ایچ، او چھ بخت استنشت پروفیسر سویز رلینڈ
- ۳۲۔ ڈاکٹر سعید اللہ خان ڈی ایچ او سڑی ٹور انڈو نیشا یوان ایف پی اے دس روز لوپی پی سی الی انڈو نیشا
- ۳۳۔ ڈاکٹر عبد الحق لاسی ڈاکٹر یکش آفیشل وزٹ ترکی یوان آئی سی ای ایف دو دن جزل ہیٹھ
- ۳۴۔ ڈاکٹر شفیع احمد اودھی میرا لوچی ان انڈیا مشری آف مارن آف سرائیک بھٹے ایڈیا اسلام آباد
- ۳۵۔ ڈاکٹر عید گاریتھال ٹرائیکٹ میڈیسین رمن جارڈن ڈبلیو ایچ، او چار دن ایسوی ایٹ پروفیسر رمن جارڈن
- ۳۶۔ ڈاکٹر سکندر علی شیخ کپرے ہبی بہار یوالیں کے جے ائی سی اے سات دن پروفیسر وجیکل جیکا

نمبر شمارہ ڈاکٹروں کے نام مضمون انسٹیوٹ تعاون کا ادارہ ٹریننگ کیفیت

کا دورانیہ

اور موجودہ پوسٹنگ

- ۳۷۔ ڈاکٹر ارباب عبد الودود ٹول فارمیکنگ ماؤنٹ سنگاپور جے الی سی اے سات دن  
اسٹینٹ پروفیسر اناثوی ان سنگاپور
- ۳۸۔ ڈاکٹر عبدالحمد اسٹینٹ ٹریننگ گیس چرمیخان سنگاپور جے الی سی اے ایک ہفتہ  
پروفیسر گرپی سنگاپور
- ۳۹۔ ڈاکٹر عبدالسلام اسٹینٹ ہائی پریش ریقاونڈ جے الی سی اے دو ہفتے  
پروفیسر رویتخاگرپی جیکا
- ۴۰۔ ڈاکٹر محمد نجمت پروین لیدی ڈگری کورس ان آسٹریلیا آسٹریلیا دو سال  
میڈیکل آفیسر کیوٹھ فی بیلٹن
- ۴۱۔ ڈاکٹر عبدالرشید ترین میڈیکل بیلٹن ڈیگری ٹریننگ ایران ڈبلیو اچ او ایک ہفتہ  
پر غذہ نٹ سندھور ان ایران
- ۴۲۔ ڈاکٹر کرم شاہ جوست سندھی ٹران ایران ڈبلیو اچ او ایک ہفتہ  
پٹسلست ایران
- ۴۳۔ ڈاکٹر عدھان مجید میڈیکل ریلیٹیشن آف کولبو کولبو ایک ہفتہ  
آفیسر ڈرگ ایڈکٹس کولبو
- ۴۴۔ ڈاکٹر محمد سلطان پراچہ ریجنل کانفرنس افیکشن مصر ڈبلیو اچ او تمین دن  
اپیسی ڈوالوجست ڈیزیز مصر
- ۴۵۔ ارباب عبد الودود میکنگ ماؤنٹ جرمی جرمی جے الی سی اے دو ہفتے  
اسٹینٹ پروفیسر جیکا
- ۴۶۔ انا گئی

نمبر شمار ڈاکٹروں کے نام مضمون ائیشیوٹ تعاون کا ادارہ ٹریننگ کیفیت

اور موجودہ پوسٹنگ کا درجہ انجام

۷۔ ڈاکٹر محمد طاہر اچھزی ہیڈ کلرڈ پیپر ایکو کارڈیو ایس اے ایم ایس یو سورسل ایک ہفتہ آف کارڈیا لوچی یا لوچی ان یو ایس اے

۸۔ ڈاکٹر جبیل احمد مرزا پرو ڈیکٹ آف ایچپ منٹ سویر رلینڈ بے ای سی اے دو ڈختے جیکا ان سورزر لینڈ

۹۔ ڈاکٹر جماں گیر جعفر ما سراف پر اسکری ہیلتھ تھائی لینڈ گورنمنٹ آف دس ماہ ابھی تک نریج کیسر پیپنٹ تھائی لینڈ پر ہے

۱۰۔ ڈاکٹر طارق جعفر ڈی ہمان ریسورسز ڈوپلپنٹ یو کے اوڈی اے چار مینے ٹریننگ فروری ڈاکٹر یکش پرو شل ہیلتھ سے شروع ہو گی

ڈوپلپنٹ سینٹر کوئے

۱۱۔ ڈاکٹر نصیر احمد اچھزی ہیو من ریسورسز یو کے اوڈی اے چار مینے ٹریننگ فروری سے شروع ہو گی

انچارج ڈی ایچ ڈی اسی

۱۲۔ ڈاکٹر سیف الدین انفارمیشن سسٹم یو کے اوڈی اے چچ مینے پرو شل ایچ ایم ایس کوارڈی نیٹر

۱۳۔ ڈاکٹر محمد امجد انصاری ہیلتھ فائز یو کے اوڈی اے ۱۲ مینے ابھی تک ٹریننگ پلائیک آفیسرز ایپن

۱۴۔ ڈاکٹر شاہ ثاقب پبلک ہیلتھ یو کے اوڈی اے ۱۲ مینے ابھی تک ٹریننگ پر ہے

**میر عبدالکریم نوشیروانی** : جناب اپنے کیا ضرورت ہے جسے سینئر مفسر صاحب تشریف رکھتے ہیں متعلقہ سینئر مفسر صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ اگر وہ جواب سے مطمئن نہیں تو سینئر مفسر صاحب ان کو برقیف کریں گے۔ ان سوالات کو بار بار ڈیپٹری کرنے کی ضرورت ہے؟

**عبدالر حیم خان مندو خیل** : جناب والا کسی وزیر صاحب کو بھی یہ حوالے نہیں کئے ہیں

**جناب اپنے کریم** : میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب تشریف فرمائیں اور سینئر مفسر صاحب جان بھی موجود ہیں۔ قواعد کے مطابق سوالات کے جوابات 72 گھنٹے پہلے آنے چاہئے ہیں اسیلی سینئریت میں مگر جوابات اس طرح نہیں آتے۔ اب یہ جوابات کل آئے ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحب مرہبانی کر کے سینئر مفسر حضرات کو پاہنڈ کریں کہ جوابات 72 گھنٹے پہلے اسیلی سینئریت میں آئے ہیں۔ تاکہ ہم ایک دن پہلے معزز مبران کو یہ دے اور سوال کنندہ کو علم ہو کہ میر اجواب یہ آچکا ہے۔ مرہبانی کر کے اس کو آئندہ کے لئے نوٹ فرمایا جائے تاکہ اس کا ازالہ ہو سکے۔

چلنے الگ سوال جناب عبدالر حیم خان  
**عبدالر حیم خان مندو خیل** : جناب والا یعنی آپنے یہ سوال ریکارڈ پر لے آئے؟

**جناب اپنے کریم** : ہاں میں ریکارڈ پر لے آیا

**عبدالر حیم خان مندو خیل** : تو میرے ضمنی سوال کا کیا جواب ہے؟  
یعنی کہ سیریل نمبر ایک سے لیکر پانچ تک اسی طرح اور بھی ہو سکتے ہیں وہ ڈاکٹر نہیں اور باہر ڈاکٹر کی حیثیت سے ٹریننگ پر بھی گئے اور یہاں جو ذکر ہے صفحہ نمبر 3 پر ہاں نمبر شمار میں لکھا گیا ہے ڈاکٹروں کے نام اور موجودہ پوسٹنگ۔

**عبدالر حیم خان مندو خیل** : وہ جواب دے دیں یعنی وہ دیگر اشاف میڈیکل سائینس پروفیشنل سائینس میں ڈاکٹر اور پیکنیشن کیا یہ ایڈیشنری شو جوان کے آفیسر ہے۔ یہ پروفیشنل سائینس پر

آتے ہیں ان کے نئے جائز ہے یہ جائز ہے۔

**مولانا امیر زمان :** جناب اپنیکر : سوال میں اس طرح ہے کہ ڈاکٹر ودیگر اضاف توبہ میں جواب میں جو آیا ہے عبد الرحمن کا نام یا اکثر موکی خان کا نام وہ لیتے ہیں یا کسی دوسرے تیرے کا نام لیتے ہیں۔ یہ مکمل صحت میں ملازم ہے سحدار سے متعلق جوانہ نظمات کرتے ہیں وہ اس بیان پر گئے ہیں اور جاسکتے ہیں۔

جناب اپنیکر کتنے ہیں جاسکتے ہیں۔

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** آپ بھی بحثتے ہیں کہ جاسکتے ہیں۔

**جناب اپنیکر :** جی ہاں میں ان کی بات پر یقین کرتا ہوں۔

اگلا سوال عبد الرحمن خان مندو خیل صاحب

۷۱۹ عبد الرحمن خان مندو خیل : کیا وزیر صحت از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۱ء کے دوران مکمل صحت میں گرید تاریخ ۱۶۲۱ کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں تعینات کردہ ملازمین کے نام، مسمع ولدیت تعلیم کوائف تاریخ تعیناتی جائے اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کے لئے بیادی شرائط رہیت کیا رکھ گئی تھی اور کیا مذکورہ آسامیوں میں عام تشہیر کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں تو کن اخبارات و رسانیوں میں اگر نہیں تو کیوں؟

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)**

(الف) سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۱ء تک مکمل صحت میں تعینات کے گئے گرید گرید ۱۶۲۱ کے ملازمین کے نام اور دیگر مطلوبہ کوائف جنہی الف کے تحت تفصیل خیل خیل ہے لہذا اسی پر لا بصری میں ملاحظہ فرمائیں۔

سال ۱۹۹۰ء کے دوران مکمل صحت میں گرید ۱۶۲۱ کوئی آفسر تعینات نہیں کیا گیا تا ہم سال ۱۹۹۲ء تا سال ۱۹۹۳ء کے دوران گرید ۱۶۲۱ کے کل (۲۹۵) آفسر مکمل صحت میں تعینات کے گئے جن کی نسلک است جنہی (ب) میں درج تفصیل کی فرست انگریزی میں ہونے کے علاوہ

ضفیم بھی ہے لہذا اس بھلی لا بھر بیوی میں ملاحظ فرمائیں۔

ب) گرید ۱۵ کے ملازمین کی تعیناتی ڈائریکٹوریٹ جنرل ہیلتھ سروس کرتا ہے جن کی تشریف مقامی اخبارات کے ذریعے کی جاتی ہے جبکہ گرید ۲۶ اور ۷۱ کے ملازمین کی تعیناتی بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر عمل میں آتی ہے جن کی تشریف بلوچستان پبلک سروس کمیشن بذریعہ اخبارات خود کرتا ہے۔

جناب اپسیکر : کوئی ضمیم سوال

عبدالر حیم خان مندو خیل : جناب اس میں بالکل اسی طرح سوال کے ایک جزا جواب جو ابھی ملا ہے مثلاً (ب) بعد میں یہ کہونا کہ جناب والا جواب (الف) پھر اس کے جواب پیر اگراف ہے اس میں لکھا ہے سال ۱۹۹۰ء کے دوران مکمل صحت میں گرید ۷۱ کے کوئی آفسر تعینات نہیں کیا گیا تا ہم سال ۱۹۹۱ء ۱۹۹۲ء کے دوران گرید ۷۱ کے کل (۲۹۵) آفسران مکمل صحت میں تعینات کے گئے جن کی تفصیل مسلک ہے لست بھندڑی ب میں درج ہے۔ یہ بھی جناب والا اتنا تفصیل ہے اور ہمیں ابھی ملا ہے۔ اس نے جناب والا ہم اس کے جائزہ نا جائز کے بارے میں کچھ بھی سوال نہیں کر سکتے اسی طرح پھر سال ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء میں ۷۱ کے دوران تعینات کے گئے گرید ۷۱ کے آفسر ان کے نام اور دیگر تمام مطلوبہ کو اکنٹ (بھندڑی) کے مسلک ہے ابھی اجلاس شروع ہوا ہے اور یہ ہمارے نیبل پر رکھ دئے گئے۔ یہ بڑا مشکل ہے۔

مولانا امیر زمان : جناب اپسیکر قواعد کے تحت آدھ مخفی پسلے مانا چاہئے۔

عبدالر حیم خان مندو خیل : قواعد کے مطابق تین دن پسلے مانا چاہئے۔

جناب اپسیکر یہ درست ہے کہ ایک مخفی پسلے نیبل پر آنا چاہئے اور اس بھلی کو آنا چاہئے ۷۲ مخفی پسلے روپ نمبر ۳۰، ۲ کے تحت۔

عبدالر حیم خان مندو خیل : تین دن پسلے آنا چاہئے اور تین دن پسلے کی جناب والا میں اس میں عرض کروں کہ ہم نے اس بھلی کے اجلاسوں میں دیکھا ہے کہ یہ بالکل جو بلات آخری ہائی پر جب آپ یہاں بیٹھ جاتے ہیں تو آپ کو جو بلات کی کاپی دی جاتی ہے میں آپ سے اس بھلی

اٹاف سے درخواست کروں گا اور وہاں مجھے جو ہے وہ جوابات سمجھتے ہی نہیں اگر وہ جوابات سمجھے اور ہم اس کو ائیندی کریں تو ہمارے یہ سوال اور جواب کی جواہیرت ہے یعنی اس کا مقصد پورا ہو۔

جناب اپنیکر : وہ تو میں بنے پسلے کہہ دیا۔

عبدالر حیم خان مندو خیل : تو اس سوال پر بھی میں درخواست کروں گا۔

جباب اپنیکر خان صاحب آپ کے سوالات کے جواب آچکے ہیں ان کو دیکھئے گا پڑھئے گا اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس جواب میں کوئی ٹھگونہ ہے یا کوئی جس پر آپ دوبارہ اشفار کرنا چاہئے ہیں تو آپ اس کو دوبارہ سوال کی شکل میں لائیں اس کو ہم ایڈ مٹ کر لیں گے۔

عبدالر حیم خان مندو خیل : یعنی آپ کا مقصد ہے کہ نئے سوال کی شکل میں

جناب اپنیکر : جی ہاں

عبدالر حیم خان مندو خیل : اسی میں معنی سوال ہے جناب والا یہاں جو گریدے اے کے سریل ممبر ۹۲ سے ۷۹ تک جو *appointment* ہوئے ہیں ان میں ایک بہت میکارنی ۷۰ءے ان سب کی کوئی میں پوسٹنگ ہوئی ہے یہ میں مشری سے پوچھوں گا کہ ۳۵۲ میں ۷۰ءے ایسی کوئی میں اتنی زیادہ ضرورت تھی۔

مولانا امیر زمان : جناب اپنیکر صاحب جہاں تک گریدے اے اور ۷۷ کی بات ہے یہ پہلے سروس کمیشن والے کرتے ہیں۔ یہ تعیناتی مجھے کے توسط سے ہوا نہیں ہے پہلے سروس کمیشن والے کرتے ہیں اور دوسری ظاہریات یہ ہے کہ وہ تعلیمی کو اکف کی بیاد پر کو ایکیکن کی بیاد ہوتی ہے واٹکیکن والے کوئی میں ذیادہ نہیں ہر جگہ ہم نے دیکھا ہے کہ کوئی والوں نے ذیادہ سٹیشن لی ہیں اور ذیادہ تعیناتی ہوئی ہے اس بیاد پر یہاں کچھ تعلیم یافتہ لوگوں نے ذیادہ سٹیشن لی ہیں اور ذیادہ تعیناتی ہوئی ہے اس بیاد پر یہاں کچھ تعلیم یافتہ لوگ ذیادہ اور باہر پر نسبت گاؤں جو مثلا پیش ہے قلات ہے خاران ہے باقی اضلاع اور یہ محکمہ والے کرتے نہیں ہیں پہلے سروس کمیشن والے کرتے ہیں۔ وہاں سے سفارش ہو کر کے یہاں تعیناتی کرتے ہیں۔

عبدالر حیم خان مندو خیل : نہیں جناب والا میر اسوال ان کی اپوانٹمنٹ کا نہیں ہے

کہ کس نے اپوائیت کیا میں کہتا ہوں کہ ۷۰ العین ۳۵۲ سے ۷۰ یہ اس کے معنی ہیں وہ یعنی پورے آرھے ایسے ہی ملتے ہیں پچاس پر سخت وہ کوئی نہ میں ہے پوشنگ اس کی اس طرح یعنی آپ کے روال اسیا کو آپ کیا دیتے ہیں۔

**مولانا امیر زمان :** میں نے گزارش کی کہ یہاں تعلیم یافتہ لوگ زیادہ ہیں اور سبھیں جب اور پیرست ہوں

جناب اپنیکر نہیں وہ سبھوں کا نہیں کہہ رہے ہیں وہ یہ فرمادے ہے ہیں کہ ۳۵۲ جو بھرتی کے گئے ہیں اس میں سے ستر کوئی نہیں رکھے گئے ہیں کیوں تعینات کی گئی یہاں پے صرف کوئی نہیں میں یعنی آرھے آپ نے کوئی نہیں کیوں رکھے ہیں یہ سوال ہے ان کا

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر :** کوئی نہیں جب پوشش خالی ہوں تو ضرور رکھیں گے

جناب اپنیکر : ہاں یہ خیر سوال ان کا یہ ہے کیونکہ بڑا ہسپتال ہے۔

**عبدالر حیم خان مندو خیل :** نہیں تو میں یہ فرض کروں کہ آپ اس کو کھیڈر کریں کہ کیا یہ اصل میں یہ پوست عینی لوگوں کی اپوائیت اور پھر یہاں پوشنگ یہ صرف یو نہی آپ لوگوں کو بھیج سروز نہیں دینا چاہے اور پھر الگی سفارش ہر اپنے مقاصد کے تحت۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر :** سفارش پر نہیں ہے یہاں کوئی نہیں آپ کا بڑا ہسپتال ہے یہاں آپ کامیڈی یکل کا لج ہے اور یہاں پر اٹی سینور یہم ہے سارے آپ کے یہاں یہ آنکھوں کے لئے جو ہسپتال ہے یہ سارے حصہاں یہاں نہیں اس لئے یہاں پے تعیناتی زیادہ ہوئی ہے اس بھیاد پر نہیں کہ سفارشیں زیادہ ہوئی ہیں۔

**جناب اپنیکر :** اسامیاں زیادہ نہیں اس لئے یہاں تعیناتی ہوئی ہے جو جتنے آسامیاں زیادہ ہو گئی آپ لوگ آئیں گے تھیک ہے مریانی

اگلا سوال مسٹر عبدالر حیم خان مندو خیل

**عبدالر حیم خان مندو خیل :** سوال نمبر ۲۳۱

**۲۳۱ مسٹر عبدالر حیم خان مندو خیل**

۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے

(الف) رو راں مالی سال ۷۱۹۹۶، ۹۱۹۹۷ء کے دوران سینئر فیصلی بیان پروجیکٹ کا تخمینہ جو کس قدر ہے اور اب تک جو کا تناصر خرچ کیا جا چکا ہے نیز یہ خرچ کن کن مدت میں ہوا ہے۔  
(ب) کیا یہ درست ہے کہ سینئر فیصلی بیان پروجیکٹ کے توسط سے بہت سی دو ایساں فرنچیز اور آلات وغیرہ جاری کئے جا چکے ہیں اگر جو بلات اثبات میں ہے تو یہ اشیاء کہاں کہاں کے لئے جاری کئے گئے ہیں اور کہاں کہاں استعمال ہو رہی ہیں۔

### وزیر صحت

مولانا امیر زمان خان (سینئر وزیر)

(الف) سینئر فیصلی بیان پروجیکٹ کا تخمینہ جو کہ رو راں مالی سال ۷۱۹۹۶، ۹۱۹۹۷ء کی دریافت ۲۹۲،۹۵۰ ملین روپے ہے جو کہ خرچ شدہ حصہ ۶ ۷۱۹۹۶، ۹۱۹۹۷ء میں ۲۱۰،۶۳۳ ملین روپے ہے رقم مندرجہ ذیل مدت میں خرچ کی گئی ہے۔

خریداری ادویات جیسی الات تجوہ ایں فرنچیز کی خریداری برائے مختلف ٹریننگ سنتر سازو سامان برائے ٹریننگ سینئر تعمیرات ٹریننگ سینئر و دیگر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	دو ایساں	۲۲۳،۵۲۵ ملین
۲۔	آلات	۲۲،۳۲۱ ملین
۳۔	تجوہ ایں	۹۰،۳۸۳ ملین
۴۔	فرنچیز	۷۵۲ ملین
۵۔	ٹریننگ	۲۹۷۳ ملین
۶۔	تعمیرات	۵۵،۹۰۹ ملین
۷۔	کشم ڈیوٹی	۱۵،۹۷۵ ملین (کاڑیوں کیلئے)
۸۔	تجوہ ایں	۳،۸۱۶ ملین (برائے کنٹنٹ)

۹۔ مرمت اُے ڈی اے پوشچ سینٹری نقل و حمل ٹیلی فون چار جز ۷۰۰، ۲ ملین یہ درست ہے کہ سینڈ فیلی بیچ پروجیکٹ نے دوائیاں فرنچس اور آلات خریدے ہیں جہاں تک ادویات کا تعلق ہے وہ ایک نااسب سے ہے بلوچستان کے چھ ڈویژن میں تقسیم کی گئی ہیں جنکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔ اور جو فرنچس سینڈ فیلی بیچ پروجیکٹ کے ذریعے سے خرید آگیا ہے وہ فرنچس مختلف سینٹر برائے پروجیکٹ صوبائی صحت ترقیاتی مرکز (PHDC) اور ضلعی صحت ترقیاتی مرکز (DHDC) ٹریننگ سینٹر جو کہ ڈویژن ہیڈ کوارٹر میں تعمیر کے گئے (بی خضدار، ترم لوڑ الائی ڈیرہ همراو جہاں اور کونڈ) کو فراہم کئے گئے ہیں۔

**مولانا امیر زمان (سینٹر وزیر) :** جواب کو پڑھا ہو اتصور کیا جائے عبد الرحمن خان مندو خیل : جتاب والا اس ایک ضمنی ہے وہ ہے کہ تھنوائیں صفحہ ۱۲ پے ایک طرف تھنوا ہیں ہے اور پھر ایتم ۸۳۸۳ پھر تھنوا ہیں پھر برائے کنسلنٹ پ۔ ۳۔ یعنی تھنوا ہیں صفحہ ۱۲ پے ایتم تین ۳۸۳۔ ۹۔ کل جو یہ ہمارا سینڈ فیلی بیچ پروجیکٹ ہے اس کی کل تھنوا ہیں ۳۔ ۹ اور اس میں کنسلنٹ و ان تھرڈ تیں پر سخت تھنوا ہیں پھر ان کی توکیاں کو کنسلنٹ کی تھنوا ہیں ان سے اپنے آپ کو ہم چانسیں سکتے۔

**مولانا امیر زمان سینٹر وزیر :** نہیں جی اس سے ہم نہیں چاکتے ہیں ہر چیز میں اب کنسلنٹ کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور میں گزارش کروں گا یہ جو کویت فنڈ کے پیے واپڈا کو مل رہے ہیں اس کے لئے بھی کنسلنٹ کو رکھا ہوا ہے جو بھی چیز ہے سب چیزوں کے لئے انہوں نے کنسلنٹ رکھا ہوا ہے۔

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** میرا عرض یہ ہے کہ ان کا کنسلنٹ اور اس کی اتنی تھنوا ہیں یہ ایک تو یہ ہے کہ ہمیں لوگ پروجیکٹ میں امدادیتے ہیں اور ہم مجبور ہوتے ہیں اور یہ بات اپنی جگہ پر کیا ایسے میں ہماری اپنی یہ جو تھنوا ہی ہم دیتے ہیں۔ اس میں ہمارے اپنے دو ماہرین نہیں ہے۔

**مولانا امیر زمان سینٹر وزیر :** جو ہمارے ماہرین ہوں بھی تو وہ لذیذ اور باقی جو یہ ہے ان کی شرائط

یہ ہے کہ ہمارے آدمی کو آپ نے رکھا ہے پھر ہم پسیے دیدیں گے ہم اس لئے تور در ہے ہیں رونے کی بات تو یہی ہے کہ اس کے آدمی کی ایک لاکھ روپے بھی کامنا ہے اور یہ شرط بھی رکھتے ہیں کہ ہمارے کنسٹنٹ کو آپ نے رکھا ہے چاہے ہمارے باہر ہو یا نہ ہو میکنیکل ہمارے آدمی ہو یا نہ ہو میر عبد الکریم نو شیر وانی : پوچھیت آف آرڈر آیا یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ جتنے ڈونیشن آپ لوگوں کو دے رہے ہیں تو کنسٹنٹ واپس ان کوئی اے ڈی اے اور پانی تجوہ ایں سے لیکر واپس یہی Amount لے کر جانے گا یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ آپ ایک قرارداد لا کیں بیشل اس بیل یا پروا نشل اس بیل میں کہ بھئی جتنے ڈونیشن باہر سے مل رہے ہیں آپ کے اپنے کنسٹنٹ جو ہیں ملک کے اگر ان کو اپ تعینات کریں اور یہ پسیے چائیں جائے کہ ڈی اے ڈی اے تجوہ لیکر یہ دوبارہ پڑے جائے یہ نہیں ہو سکتا ہے جناب مولانا امیر زمان سینٹر و ذریعہ : اس میں قرارداد کی ضرورت نہیں ہے ہم وہ منصوبہ اور پر اجیکٹ نہ لیں کنسٹنٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ اس شرط پر یہ منصوبہ دیتے ہیں۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی : جناب یہ بات نہیں ہے تشریف رکھیں آپ ہمیں گومول جواب نہ دیں یہ بات صرف پاکستان پر انہوں عائد کیا ہے آپ باہر جا کر دیکھیں آئیں ایم ایف والے کھڑی شرط رکھ رہے ہیں در لڈو یونک والے

مولانا امیر زمان نے مجی میں پاکستان کی بات کرتا ہوں میں جاپان کی بات نہیں کرتا ہوں۔

عبدالکریم نو شیر وانی : جناب آپ اس صوبے میں اس کی ایجاد کریں کہ جتنے ڈونیشن آپ کو ملتے ہیں یا خرچ ہو جائے اس کی کیا ضرورت ہے کہ ڈونیشن واپس لیکر اپنے گھر جا رہا ہے ایک لاکھ روپے اس کی پے ہوتی ہے ایک لاکھ روپے سے یہاں آپ کو دس کنسٹنٹ مل سکتا ہے جناب اسٹریکٹر : نو شیر وانی صاحب یہ سوال نہیں بنایا ہے

عبدالزہیم خان مندو خیل : جناب والا with due Respect یہ سوال ہے آپ اس پر غور کریں کہ یہ جو شرط انکا ہے جو ایسی ان کیسا تھوڑا ملک ہے ان سے ہمارے صوبے کو چھکنکار ادا لانے کے لئے کیا آپ کی گورنمنٹ اس پر غور کریں گی اس میں کام کریں گی جناب والا تمیں

لاکھ روپے کلائنٹ کو آپ دیدیں۔

مولانا امیر زمان سینٹر وزیر : جناب اسپیکر اس پر غور پلے سے ہم نے شروع کیا ہے خان صاحب تو ابھی تجویز دے رہے ہیں ہم انشاء اللہ یقین و ہانی کرتے ہیں کہ اس پر ہم غور کر لیں گے جو بھی حل نکل سکتے ہیں۔

عبدالکریم نوشیر وانی : جناب غور نہیں عملی مظاہرہ کریں غور کرنے کے لئے تو ہم

جناب غور کرنا نہیں اس ہرگلی آپ مظاہرہ کریں گلی مظاہرہ کر کے ان پیسوں کو چائیں جناب

جناب اسپیکر : خان صاحب کے سوال کا جواب آگیا تشریف رکھئے

No point of Arder چنے جی Any Supplimentry سوال نہیں ہے اگلے سوال

### X ۲۳۴ عبد الرحمن خان مندو خیل

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) موجودہ مالی ۸ سال کے دوران سینڈ فیملی ہیلتھ پروجیکٹ اور تحریڈ ہیلتھ پروجیکٹ میں اسوقت کل کتنی آسامیاں خالی ہیں۔

(ب) کیا فروری ۱۹۹۷ء تا مئی ۱۹۹۷ء کو ۱۰۰ کورہ پروجیکٹوں میں نئی تعیناتیاں ہوئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو تعینات کردہ افراد کے نام مع ولدیت قلمی کوائف ضلع رہائش اور تاریخ و جائے تعینات کی تفصیل دی جائے۔

(ج) کیا نہ کورہ تعیناتیوں میں تمام جیادی ضروری شرائط کو مد نظر رکھا گیا ہے نیز کیا ان آسامیوں کو مشترک کیا گیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے کن اخبارات میں اور اگر نہیں کیوں

مولانا امیر زمان (سینٹر وزیر) برائے وزیر صحت

موجودہ مالی سال کے دوران سینڈ فیملی ہیلتھ پروجیکٹ میں جو آسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ فیملی مینڈ بیکل آفسر ملی ۱، (ایک)

۲۔ نرس نیورولوگی ۱۶ (دو)

- ۳۔ ہاؤس کپرٹی۔ ۱۶ (سات)  
 ۴۔ ایک اچھوی ٹیوٹرٹی ۱۶ (دو)  
 ۵۔ ڈویسا نگری ٹیوٹرٹی ۱۶ (ایک)  
 ۶۔ اسٹنٹ اسپلٹ میں ہیلتھٹی ۱۶ (ستہ)  
 ۷۔ لیب ٹینکٹریں می۔ ۹ (ایک)  
 ۸۔ سینٹر کلرک (چھ)  
 ۹۔ لیب اسٹنٹ می، ۵ (دو)  
 ۱۰۔ سینٹو ناپسٹ می ۱۲ (پانچ)  
 ۱۱۔ ڈرائیورٹی ۳، (وس)  
 ۱۲۔ گک می (چھ)  
 ۱۳۔ پنکرٹی (چھ)  
 ۱۴۔ ہاب قاصدی (چھ)  
 ۱۵۔ سوچھرٹی، (چودہ)  
 ۱۶۔ مالی می، (چار)  
 ۱۷۔ چوکیدارٹی، ۱ (بارہ)

تحریڑ ہیلتھ پر اجیکٹ ۱۹۹۳ء میں ختم ہو چکا ہے البتہ اس کے مقابل ایک اور پر اجیکٹ پاکستان ہیلتھ کیئر ڈبلپلٹ کے نام پر عملدر آمد ہو رہا ہے مذکورہ پر اجیکٹ میں کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔ (ب) فروری ۱۹۹۷ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران سینکڑہ ٹینلی ہیلتھ پر اجیکٹ میں کوئی تعیناتی نہیں ہوئی البتہ متعلقہ کمیٹی نے خالی آسائیوں کے لئے اخبارات میں اشتیارات کے بعد درخواست گزاروں کے انٹرویو کے اور سفارشات ملکہ منصوبہ بدی و ترقیات کو برائے منظوری بھجوائی گئی جن کی منظوری ملکہ نے دے دی ہے مگر نبی ہصر تیوں پر پابندی کوچھ سے کیس ملکہ مالیات کے پاس پابندی میں نرمی کے لئے ارسال کیا گیا ہے جو نبی اجازت مل جائے گی موزوں امیدواروں

کے تعیناتی کے احکامات جاری کر دئے جائیں گے۔

ب) اجازت مل جائے گی موزوں امیدواروں کے تعیناتی کیا احکامات جاری کر دئے جائیں گے۔  
ب) آسامیوں کو پر کرنے کے لئے تمام متعلقہ شرائط کو پورا کیا گیا ہے ان آسامیوں کی تشریف روزنامہ جگ کوئی سورج ستمبر ۱۹۹۶ء کو ہوئی آخر پر مسلک ہے۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** جواب کو پڑھا ہو اتصور کیا جائے؟  
جناب اسپیکر: کوئی ضمی نہیں ہے۔ اگلا سوال۔

X ۳۲۹، عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) ماہی سال ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۶ء کے دوران مکمل صحت اور اس کے ماتحت حکمتوں روازوں میں منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکداروں کے ہاموں کی ضلع اور تفصیل دی جائے؟

ب) ماہی سال ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران مکمل مذکورہ اور اس سے مسلک حکمتوں روازوں کے ٹھیک پردے گئے تمام کام رائیکم رپر اجیکٹ وغیرہ کی سالانہ اور انکی کل تخمینہ لائگت محمد نام ٹھیکدار نیزان ٹھیکداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع اور تفصیل کیا ہے؟

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)**

تفصیل ضمیم ہے لہذا اسمبلی لا بھر بری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** جواب کو پڑھا اتصور کیا جائے  
**عبد الرحمن خان مندو خیل :** جناب والا اس سوال پر میں ریکویٹ کروتا کہ دیکھیں اس کا جواب ابھی مجھے ملا ہے اس میں کسی صورت میں سوال کا تو آپ نے فرمایا کہ پہلے آیا تھا اس سوال میں جناب والا ٹھیکدار اور ٹھیکداروں کو جو کنیجت ملے ہیں یہ بڑا اہم موضوع ہے آپ کو علم ہے کہ ہمارے صوبے میں ابھی ہم تحریک التواء پر بھی آئندیگی ایک صوبے میں جمال ساتھ

لاکھ پوری گندم چوری ہو سکتی ہے توہاں نجیکوں کے بارے میں تغیرات میں کیا ہوا ہو گا جچھے اس سوال کے بارے میں جناب والا نسبت پے پتھ کے ہیں جواب دیا گیا ہے اس کو ہم سندی نہیں کر سکتے اور پھر غیر صاحب نہیں ہے ہم درخواست کرتے ہیں۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر :** جناب اسپیکر میں گزارش کرونا سوال کے جواب پوچھ آچکا ہے تو خان صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ پڑھ لیں اس میں مزید اگر ان کا کوئی سوال ہو یاد ریافت کرنی ہو یا کوئی فریش سوال لانا ہوتا ہے اس کو اجازت ہے پھر لائیں ان کا جواب آچکے ہے۔

**عبدالرحمن خان مندو خیل :** نہیں اکثر نامکمل سوال ہے ڈیفیر ہو جناب والا یہ سوال بالکل ابھی یہ کنٹریکٹس کا مسئلہ ہے تغیرات کا مسئلہ

**جناب اسپیکر :** آپ جیسے میں نے پسلے عرض کیا آپ اس کو تسلی سے اسنڈی کر لینا اس کے بعد اور جو سوالات ملتے ہیں وہ آپ لائیجے۔ فریش لا کر اس پر غور ایسی کوئی بات نہیں ہے ہو گا انشا اللہ میں آپ کے سارے سوالات لے آؤ یا فکر نہ کریں آپ!

**عبدالرحمن خان مندو خیل :** جناب والا یہ ڈیفیر ہو اور آنے والے سیشن میں آجائے تو اس میں زیادہ آسانی ہو گی۔

**جناب اسپیکر :** دیکھیں ایز روں جواب آچکا اور دوسری بات جو تھی میں نے حکومت سے گزارش کر دی ہے کہ آئندہ ہمیں ۲۷ ستمبر میں پسلے دیا کریں تاکہ آپ سب صاحبان جو سوال کنندہ ہیں اس کی اسنڈی کر لیا کریں تو انشاء اللہ آئندہ نہیں اس کو آپ پڑھیے گا Please

Please on point of order Sadar Shaib.

**سردار عبدالرحمن کھیتڑی ان (وزیر) :** یہ کیوں پن نمبر ۱۳۲۹ اس میں میرا بھی تھا کوئی دو تین سیشن پسلے اس سلسلے میں ہمارے کوئی کنٹریکٹ ہونے بار کھان میں ہبتاں کا اس کا جواب ابھی تک وزیر موصوف نے فرمایا تھا جیسکہ نہیں ملا اس کیوں پن کو ڈیفیر کر دیں جب مسٹر صاحب تشریف لائیں گے پھر اس پر۔

جناب اسپیکر : میں نے کہا جواب آپ کا لا بھر بھی میں پڑا ہے آپ اسکو پڑھ لیں جا کر آپ دیکھ لجئے اس کو جا کر کے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اسپیکر میں گزارش کرو ٹھا کہ ویسے کھیڑ ان صاحت تو کاپنہ کا بھر ہیں جو بھی سلک ہے وہاں پر اٹھائیں اور سکرٹری کو بلا کیں دفتر میں اس سے پوچھ لیں کہ ہو گیا آپ یہاں اٹھانے کی میرے خیال میں ضرورت ہی نہیں پڑی ہے اور جہاں تک خان صاحب کا ہے خان صاحب سے میں گزارش یہ کرو ٹھا کہ اس کا جواب قانونی طور پر آچکے ہے جب as a rule یہاں آیا ہے وہ پڑھ لیں اگر مزید اس میں کوئی ان کا کوئی نیا سوال بن سکتا ہے یا چنی سوال بن سکتا ہے تو بھی ہم انشاہ اللہ ان کے لئے تیار ہیں سکریٹری بھی سامنے موجود ہے بھکہ آپ ذمہ داری لے لیں انشاء اللہ آپ کے چیمبر میں پہنچاد یں گے۔

میر عبد الکریم نو شیر و افی : پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب امیر زمان صاحب نے فرمایا تھا کہ سردار صاحب ہمارے کاپنہ کار کرن ہے اس کو یہ بھی پڑھ ہونا چاہئے کہ ابھی تک وہ درک چارچ ہے اور ریگولر پائمٹ تو نہیں ہے کہ وہ جواب دے دیں۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : خاص کے لئے آپ کو شش کر رہے ہیں لیکن وہ پاکا ہے مستقل ہو گیا ہے۔

جناب اسپیکر : نو شیر و افی صاحب ایک عرض کروں آپ سے۔ آپ پرانے پار لینینٹرین ہے آپ جب بھی پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھتے ہیں تو مجھ سے پوچھیں کہ آپ کو اجازت دوں پھر بولیں آپ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر کہ کہ تو بولنا شروع کرتے ہیں۔

میر عبد الکریم نو شیر و افی : sorry sir

جناب اسپیکر : Please آئندہ ایمانہ کریں۔ مریاں جی۔ بخوبی کیوں پہنچ جی۔

۷۸ امیر عبد الکریم نو شیر و افی

کیا وزیر صحت از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ صوبہ میں موجود ای یوں یعنی گازیوں کی کل تعداد کس قدر ہے؟

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) وزیر صحت

یحکمت کیوں پچن۔ جی۔

صوبے میں موجود ایبو لینس گاڑیوں کی تعداد ایک سو اکٹالیس ہے۔

جناب اپسیکر:

میر عبدالکریم نوشیر وانی: ضمنی کیوں پچن جناب اپسیکر صاحب اس میں دیا ہے ۱۳۱ ایبو لینس ہیں جناب ۱۳۱ اس وقت امیر زمان صاحب کے اپنا حلقة میں جو کام کرتے ہیں میرے خیال یہ صحیح تعداد نہیں ہے ان کی ۱۳۱ تو ان کے اپنے ہیں۔

جناب اپسیکر: نہیں جی یہ سوال کیا ہے سوال تو نہیں ہے ایک کوئی وہ کہتے ہیں ۱۳۱ ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: جناب ۱۳۱ تو ہیں مگر میر اپنا اس میں فکر صحیح ہے اگر یہ چاہے تو اسکو ذیفر کرو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس میں فریش کیوں پچن کروں تاکہ فریش کیوں پچن میں مجھے صحیح اضلاع ہر اضلاع کرنے کے کام کر رہے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: ویسے فریش کیوں پچن کرنا چاہتا ہوں سر جی میں اس کو لادنگ سر جناب اپسیکر: آپ فریش کیوں پچن لا سمجھیں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: کیونکہ ۱۳۱ انسوں نے ادھر دیا ہوا ہے

جناب اپسیکر: آپ آئندہ پوچھ لیں تفصیل آجائیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: جی میں اس کو فریش کیوں پچن میں لاتا ہوں کہ ہر ضلع کے بنا میں کرنے کرنے ہر ضلع میں ہیں۔

جناب اپسیکر: ٹھیک ہے جی عبدال حیم خان صاحب

عبدال حیم مندو خیل: میر اسٹیجمنٹری ہے یہی سوال ہے جناب والا دیکھیں جناب والا یہ اس طرح یہ اصول نہیں ہے نہ اس بدلی اس طرح چلانی جاتی ہے کہ جب سوال ہم نے کر دیا یہ ٹھیک ہے یعنی اس بدلی کے ممبران کبھی یعنی اس بات کو پوری طرح اس پسلو نہیں سمجھ جاتے تو وہ سوال ڈیٹل میں نہیں ہوتا یہیں یہ سوال بذات خود کافی ہے کہ کتنے ایبو لینس اس کے بارے میں

انہوں نے تفصیل ہمیں دینی ہے یہ نہیں کہ ابھی اس میں ہم پھر فریش کیوں کچن کریں اور فلاں کریں انہیں پسلے یہ دینا چاہئے تھا with due respect طمعے والا مسئلہ نہیں ہے وہ کہ اس Exemantion میں کتنے ایجو لینس ہیں ۱۳۲

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : جناب اپنیکر کہ سوال والے نے سوال اس طرح کیا ہے صوبے میں موجود ایجو لینس گاڑیوں کی تعداد کس قدر ہے تو جواب میں آگیا کہ صوبے میں موجود ایجو لینس گاڑیوں کی تعداد ۱۴۱ ہے مس ختم۔

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب اپنیکر صاحب ہم نے اس کیوں کچن کو میں نے کہا کہ مربانی کریں اس کا ہم فریش کیوں کچن لانا چاہتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیر والی سوال نمبر ۲۶۰ : جناب عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب with due respect جناب والا وہ فریش کیوں کچن لانا چاہتے ہیں میں اس بھلی میں بیٹھا ہوا اغمبر میں یہ کہتا ہوں مجھے یہ جواب دیں کہ آپ کے جتنے یہ ایجو لینز ہیں ان کی پوزیشن مجھے بتاویں کمال کمال ہیں کس پوزیشن میں تھے آپ کو لکھنا چاہئے تھا یہ میر اپنا سوال ہے وہ ان کا اپنا سوال ہے۔

جناب اپنیکر : نہیں آپ تفصیل مانگتے ہیں تھیک ہے آپ چیبر بلا کرتاتے ہیں یہ۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : وہ ہمیں تفصیل دیں ابھی ہمیں دیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) مختلف ڈسٹرکٹ میں اپنے ضروریات کے مطابق ہیں وہ باقاعدہ۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : ہمیں لست دیں جہاں بھی ہیں جس پوزیشن میں بھی ہیں۔

جناب اپنیکر : سوال درست ہے ان کا ضمنی سوال کر سکتا ہے وہ درست ہے مگر آپ ایک ارشاد فرمائیں کہ آجائیں چیبر میں آپ بلا کسی سیکرٹری صاحب بتاویں تفصیل دیے دیں ختم مولانا امیر زمان سینئر وزیر : نہیں جناب اپنیکر یہ ضمنی سوال نہیں ہے یہاں جو

سوال میری بات سن لیں وہ کہتے ہیں کہ تمام اخلاع کی مفصل لیست دیا جائے تو مفصل لیست اگر چاہتے ہیں دن مقرر کریں سیکرٹری سامنے پہنچے ہیں وہ لیست ان کو حوالہ کر دیں گے کب آپ چاہتے ہیں آپ کب چاہتے ہیں مجھے بتادیں۔ دن مقرر کریں سیکرٹری سامنے پہنچے ہیں وہ لیست ان کو حوالہ کر دیں گے جب آپ چاہتے ہیں آپ کب چاہتے ہیں مجھے بتادیں۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل :** کیا جواب ہے جناب والا: جناب اپنیکر کہتے ہیں آپ کو تفصیل اپنی چاہئے کل چاہیے دبے دیں گے آپ کو **عبدالرحیم خان مندو خیل :** مجھے اپنی یہ چاہئے جناب والا کہ جو بھی وہ ایجو نیشنز ہیں ان کی ضلعی پوزیشن یا جہاں وہ ہیں۔

**مولانا امیر زمان (سینئر زمان)** (اکب چاہئے کب چاہئے جناب اپنیکر:

جب بھی چاہئے آپ کو مل جائیں۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل :** اور ان کی یہ پوزیشن بھی کہ کس حالت میں ہیں ورنگ آرڈر میں ہیں نہیں ہیں سب کی پوزیشن بتائیں یہ ہے ہمارا ضمنی سوال۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر :** جناب اپنیکر اگر خان صاحب کی اطمینان ہو تو میرے خیال میں عبدالکریم نوشر و افی صاحب کہتے ہیں کہ میں اس کے لئے فریش سوال لارہا ہوں اس میں پھر وہ ساری تفصیل ان کے سامنے ہے گی پر وزیر بھی موجود ہگا۔

**جناب اپنیکر :** نہیں ان کو یہ حق پہنچتا ہے۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر :** نہیں حق تو ہے حق مانتا ہوں نہیں حق سے میں نے انکار نہیں کیا ہے صرف میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر خان صاحب اس کے لئے انتخار کر سکتے ہیں نہیں کر سکتے ہیں تو سیکریٹری بیٹھے ہیں اس کو میں کہہ دوں گا کہ خان صاحب کو لست دے دیں۔

**جناب اپنیکر :** بلا میں گے سیکریٹری صاحب کو اس نجیک ہے جی مولانا صاحب

**مولانا نصیب اللہ ڈپٹی اپنیکر :** یہ ضمنی سوال کے لئے بھی کوئی ضوابط اور قواعد ہوتے ہیں یہ ان قواعد اور ضوابط کے بالکل خلاف ہیں یہ جو تفصیل بتا رہے ہیں ہر ضلعے ضلع وار

پھر اس کی پوزیشن کیا ہے اس میں کتنے پرانے اور کتنے نئے ہیں۔

جناب اسپیکر : ضمنی سوال اس سے متعلق ہے ہو سکتا ہے ایسی بات نہیں ہے۔

عبدالر حیم خان مندو خیل : ضمنی سوال کے معنی ہے جناب سوال اک اسی سوال سے

پیدا ہو سکتا ہے سوال۔

جناب اسپیکر : وہ میں نے کہہ دیا ہے جواب دیا میں نے کہہ دیا ہے نیٹ کیوں چکن گی

عبدالکریم نوشیر والی صاحب۔

میر عبدالکریم نوشیر والی : سوال نمبر ۲۶۰

۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء کو منظور شدہ

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ایم۔ ایس۔ ڈی کی منظور شدہ ادویات کی فہرست کتنی پر انہی نیز اگر یہ لست دوبارہ بنائی گئی

ہے تو اسکیں شامل نہیں ادویات کی تفصیل کیا ہے۔

(ب) موجودہ دور حکومت میں کل سقدر مالیت کی ادویات کن کن کمپنیوں سے خریدی گئی ہیں؟

مولانا میر زمان

برائے وزیر صحت

(الف) ایم۔ ایس۔ ڈی کی منظور شدہ ادویات کی فہرست ہبتالوں کی ضرورت کے مطابق ترتیب

دے کر ادویات خریدی جاتی ہیں منظور شدہ ادویات کی لست منسلک ہے۔

(ب) موجودہ دور حکومت یعنی مالی سال ۱۹۹۶، ۹۷ کے دوران ۱۴ کے اکروڑ پچاس لاکھ کی ادویات

مختلف کمپنیوں سے قواعد و ضوابط کے تحت خریدی گئی ہیں کمپنیوں کی فہرست انگریزی میں ہونے

کے علاوہ ضمیم ہی ہے۔ لہذا اسکی لامجری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر : ضمنی سوال آپ نے کرنا ہو؟

میر عبدالکریم نوشیر والی : نہیں سر

جناب اسپیکر عبدالر حیم خان : آپ کا ہے جی فرمائیے؟

**عبدالرحیم خان مندو خیل** : میرا سوال ہے جناب والا (ب) جزء میں ہے کہ  
سچودا اور حکومت یعنی ماں سال ۱۹۷۲ء کے دوران سترہ کروز پیچاں لاکھ کی ادویات مختلف  
پیشوں سے قواعد و نوادرات کے تحت خریدی گئی یہ کچھ ادویات ہیں اس کے بارے میں میں یہ  
پوچھو چکا کہ آپ نے ادویات جب میا کی ہیں آپ نے کبھی اس کا یعنی انسپیکشن کیا ہے مگر انکی کی ہے  
جاگہ لیا ہے کہ وہ ادویات وہاں لوگوں کو میں یا انسپیکشن آپ کیا ہے۔

**جناب اسپیکر** : کیا وزیر موصوف ہفتاؤں کا معاون کرتے ہیں یا کر کے دیکھتے ہیں۔

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)** : ہفتاؤں کا معاون تودفانوقا ہم کرتے ہیں یقیناً ہم  
کرتے ہیں اخبارات میں آپ دیکھتے ہیں لیکن چیادی طور پر وہاں جوڑا رکھتے ہیں۔ ذی انجاو ہیں یہ  
اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی مگر نہ کریں اور پھر ہفتاؤں میں جانا اور پھر دیکھنا۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی** : (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میں خود  
المیت منتظر ہے پکا ہوں ہر ضلع کا کوئی ہوتا ہے جناب ایم ایس وی میں سال میں اسکے دس کروز  
روپے پر چیز کے لئے ہوتے ہیں پھر ہر ضلع کا الگ ایک کوئی ہوتا ہے اس کوئے کے مطابق ذی انج  
او صاحب کا الگ ہوتا ہے یہم ایس کا الگ ہوتا ہے تو یہاں سے ذار یکت ایم ایس ذی سے خود ہی  
لے جاتے ہیں جناب نے فرمایا تھا وہ اس کے سمجھے سے بالآخر تھا کیونکہ میں اس مجھے میں خود رہے چکا  
ہوں ایز میسر۔

**جناب اسپیکر** : یہ درست ہے میں سمجھ کیا آپ کی بات سوال کا جواب تو آپ کا ہے وہ درست  
ہے۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** : ہم جناب والا ان سے یہ پوچھیں گے کہ آپ نے ان کا  
معاون کیا ہے یہ معاون کا ایک ریکارڈ ہمیں دیکھا سکتے ہیں آپ ہمیں رپورٹ دے سکتے ہیں۔  
اس بیل کو کہ آپ نے یہ معاون کیا۔

**جناب اسپیکر** : تشریف رکھیں تشریف رکھیں

۲۶۱ عبدالکریم خان نو شیر وانی

کیا وزیر صحبت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں موجود اکثر ایمبو لینس گازیاں ضروری مرمت کے لئے فندز کی عدم دستیابی کی وجہ سے خراب کھڑی ہیں اور مریضوں کے کام نہیں آسکتیں

ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مطلوبہ فندز فراہم نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں؟

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)** برائے وزری صحبت

الف) یہ درست نہیں ہے

ب) مختلف اضلاع میں کچھ گازیاں مرمت طلب ہیں جن کے لئے سینڈ فیملی بیلتھ پر اجیکٹ سے فندز حاصل کئے گئے ہیں اور مرمت کا کام شروع ہو چکا ہے۔ مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جواب پڑھا ہوا اتصور کیا جائے

**جناب اسپیکر :** Answer taken as rea : اب کوئی سپیمنٹری ؟

**میر عبدالکریم نو شیر وانی :** سراس میں

**اسپیکر صاحب :** جی

**میر عبدالکریم نو شیر وانی :** اس میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت کتنے ایمبو لینس ہیں جس کی مرمت کی ان ضرورت ہے یا خراب پڑھے ہوئے ہیں یا کیا وجہ ہے ان کی ابھی یہی مرمت کی ان کی ضرورت ہے یا خراب پرے ہوئے ہیں یا کیا وجہ ہے ان کی ابھی تک مرمت نہیں کی گئی ہے ناہے ہمارے کافی ایمبو لینس under مرت ہے اور یہ کب تک ان کو آپ مرمت کر کے انکو سپلائی کریں گے یا کیا آپ کے پاس فندز ہے یا نہیں اس کی آپ کیا جواب دیں گے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)** آپ کو معلوم ہو کہ پیسے کی کی ہے

**میر عبدالکریم خان نو شیر وانی :** point of order جناب اسپیکر صاحب

**جناب اسپیکر :** point of order نہیں آپ سوال کریں

میر عبد الکریم کان نو شیر وانی Sir Sory سوال یہ ہے جناب اپنے مولانا نے فرمایا تھا کہ پسیے کی کمی ہے تو اتنے لے چھوڑے کیٹ کی کا صدروت ہے جب کہ اپ کہ پاس پیسے کی کمی ہے آپ کیوں ہر ڈویژن میں دو منشی بھرتی نہیں کرتے ہوں۔  
مولانا امیر زمان : جناب یہ تو ریگوار لوگ ہیں اب کچھ لوگ ڈیلی ڈیزرن پ بھی کام کرتے ہیں وہ تو آپ کو خود پتہ ہے۔

میر عبد الکریم خان نو شیر وانی : جناب اپنے میرے خیال میں وزیر موصوف ہمیں صحیح جواب نہیں دے رہے ہیں کیوں کہ انہیں خطرہ ہے کہ اتنا لمبا چھوڑا بھرتی نہیں کرو ہماری وزارات میں عرض یہ ہے کہ اس اتنی لمبی چھوڑی کیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب اپنے : عبد الرحمن خان مندو خیل صاحب

عبد الرحمن خان مندو خیل : سپلائمنٹری سوال اس میں یہ ہے سوال یہ ہے کیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں موجود اکثر ایمپولینس گازیاں ضروری مرمت کے لئے فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے خراب کھڑی ہیں اور مریضوں کے کام نہیں آتی ہیں۔ اور وہ پھر دوسری بات ہے کہ فنڈ نہیں ہیں وہاں جواب ہے کہ کچھ گازیاں خراب ہیں ہم یہ پوچھنا چاہیئے کہ کس ضلعے میں کتنی کتنی گازیاں خراب اور کتنے عرصے سے خراب ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)

وہ جو ہم آپ کو تفصیل دے رہے ہیں اس میں یہ تفصیل بھی ساتھ ہو گی۔

چیئر مینوں کے پیئیل کا اعلان

جناب اپنے : Thank you very much question our over میں

پیئیل کا اعلان کروں ہم چیئر مینوں کے پیئیل کا جی سیکر ٹری صاحب

چیئر مینوں کے پیئیل کا اعلان

اختت حسین خان سیکر ٹری اسمبلی : بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انصباط کارکے

قاعدہ تیر کے تحت اپنے صاحب نے سب میل رائیں کو اسمبلی کے روں اجلاس کے لئے ۱۱

ترتیب صدر نسین مقرر کیا ہے میرا  
ظہور حسین خان گھوسمہ

جناب محمد اسلم پچھی ۰

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل  
سردار ستر ام سنگھ

جناب اپنیکر : سیکر ٹری صاحب اگر رخصت کی کوئی درخواست ہو تو وہ پڑھ دیجئے  
رخصت کی درخواستیں

آخر حسین خان (سیکر ٹری اسمبلی) مولانا اللہ الداود خیر خواہ صاحب اعلاف میں  
پہنچے ہیں اس لئے انہوں نے روایت موجودہ پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے  
جناب اپنیکر : رخصت منظور ہے؟

رخصت منظور کی گئی

سیکر ٹری اسمبلی : میر محمد علی رند صوبائی وزیر نے محی مصر و فیصل کی نمائی پر آنے اجلاس  
سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر : آیا رخصت منظور ہے؟

رخصت منظور کی گئی

سیکر ٹری اسمبلی : نوابزادہ حیدر بیار مری صاحب کراچی تشریف لے چکے ہیں اس لئے  
انہوں نے آنکی کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اپنیکر : آپ رخصت منظور ہے

رخصت منظور کی گئی

سیکر ٹری اسمبلی : وزیر عبدالائق صاحب عمرے کے لئے تشریف لے چکے ہیں اس  
لئے انہوں نے پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر : آپ رخصت منظور ہے

رخصت منظور کی گئی

**سیکر یئری اسمبلی:** جناب شوکت بشیر مسک و انزد نوچیف مشر نے پورے رہاں اجلاس سے فتحی مصروفیت کی بنا پر رخصتی درخواست کی ہے۔

**جناب اپسیکر:** آپ رخصت منظور ہے

رخصت منظور کی گئی

**سیکر یئری اسمبلی:** ملک محمد سرور خان کا کڑھ صوبائی وزیر اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اپسیکر:** آپ رخصت منظور ہے

رخصت منظور کی گئی

**اپسیکر صاحب:** اب بھی ایتم ہے اگلا تحریک التوہبہ امتحاب عبدالرحیم خان مندو خیل مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل: میں صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار قاعدہ نمبر 70 کے تحت نوش دینا ہوں۔ کہ اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر عوامی احیت کی اس فوری مسئلہ پر بحث کی جائے۔

کہ محکمہ خوراک کے آفیسر ان ولیکار ان اور ٹھیکنہ اروں کی ملی بمحکم سے 7 لاکھ بوری گندم کی خورہ پر د کی گئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں حکومت کو 18 کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا۔

تحریک التواء یہ ہے کہ

میں صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار قاعدہ نمبر 70 کے تحت نوش دینا ہوں کہ اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر عوامی احیت کی اس فوری مسئلہ پر بحث کی جائے۔

کہ محکمہ خوراک میں محکمہ کے آفیسر ان ولیکار ان اور ٹھیکنہ اروں کی ملی بمحکم سے 7 لاکھ بوری گندم کی خورہ د کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں حکومت کو 18 کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا۔

**اپسیکر صاحب:** یہ کون وزیر آپ جی آپ Appose کرتے ہیں۔

بسم اللہ خان کا کڑھ (وزیر) جی ہاں

جناب اپنے سپلائیکر : Appose آپ کو مجھے بھی

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ کرپشن کے بارے میں تو ہم نہ نہ تھے کہ کچھ پیسوں کی کرپشن یا کچھ ضمن جس پیک سرو شنس کے ذمے کوئی حکومتی سرکاری و عام طبقیت کی کوئی چیز امانت اسے ملی ہے اس میں بڑی معمولی غلطی ضمن دوسرا اس پر جناب والا اگر معمولی بھی افسار اس کا ہو جاتا کہ نہیں ہوا ہے کہ فلاں افریقا فلاں پیک سرو شنس کے بیان تو یہ بہت زیاد مسئلہ ہوتا ہے اخلاقی طور پر سیاسی طور پر قانونی طور پر جناب والا لیکن ہماری بد قسمتی ملک کی تو اپنی جگہ پر اس صوبے میں ہم جیران ہوئے جناب والا کہ مسلسل پر یہ میں آ رہا ہے کہ ایک بار اخبار میں آیا کہ ایک لاکھ 15 ہزار بوری گندم خور و برد کیا گیا ہے ایک لاکھ 45 ہزار جناب والا بوری ایک لاکھ 45 ہزار روپے نہیں لیکن اس کے باوجود میں اگر یہ کہوں ایک عام آدمی اگر یہ کے چور اور نہیں کرنے والا کہ کیا آسمان گرا ہے کیا ہوا ہے ایک لاکھ 45 ہزار بوری ہم نے خور و برد کیا ہے کیا آسمان گرا ہے ایک یہ ماحول یہ نفیات اور یہ ہے کہ قانون کی حکمرانی عوام کی حکمرانی جموروی حکمرانی عوام کی جو جماں بھوک اس اٹیچ پر ہے جب آپ کے کام مسئلہ ہے کہ بد سرباز اڑاکے ہو رہے ہیں بھوک سے اور یہاں پیک کی گندم پڑی ہوئی ہے اور لوگ چوری کر رہے ہیں بعد میں اخبار میں پڑھا کہ جناب والا سات لاکھ بوری اب ساہ لاکھ بوری ہمارے صوبے میں جو ابھی آبادی ہے 81ء کی 43 لاکھ ہیں یعنی اگر ہم ایک خاندان کو پانچ افراد پر مشتمل سمجھے سات لاکھ families کو اگر ہم مفت ایک ایک بوری ہر ایک کے گھر میں رکھیں جو ہماری پیک ٹریسری ہے ہمارے عوام کا پیسہ ہے یا ہم نے یہیں سے دیا ہے یا ہمارے جو دوسرے نیچرل وسائل ہیں اس سے ہمیں ملا ہے ہم ہر ایک کے گھر میں ایک بوری گندم مفت دے دیتے ہیں تو سات لاکھ گھروں میں ہماری یہ گندم پانچ سو تھی لیکن یہاں گودام خالی پرے ہیں اور کوئی آفیسر کوئی اس کا انچارج کوئی منتشر کوئی دوسرا سکواں کا علم بھی نہیں ہے اگر علم ہے اس کو کوئی پرواہی نہیں ہے جناب والا یہ ایک اہم مسئلہ ہے میں سمجھ سکتا ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب جواب دے دیگے کہ جی یونکلی ابھی یہ کیس جو ہے زیر تقدیش ہے

کورٹ میں یا فلاں ہے یعنی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں جناب والا اس مسئلے کو اس اسمبلی میں حد سے رکھا نہ جائے ہمارے صوبے کا یہ اہم مسئلہ کہ سات لاکھ پوری گندم خوردگی کی گئی ہے لوگ ہیں اسکے بھگی ہیں اگلی دولت ہے اور ہمارے لوگ بھوکے ہیں اسکے نزیر بری سے پیسے انہیں ملا ہے اور ہم یعنی یہاں سے دلیل دے دیتے ہیں کہ اس کو اسی میں حد نہ کریں کیونکہ یہ کورٹ میں ہے میری عرض یہ ہے کہ یہ بہت سمجھیدہ مسئلہ ہے اسی لئے میں نے پہلے سوال پر یہ بھی عرض کی کہ ان تھیجہ اروں کی لست ہم نے مانگی ہے آپ وہ تھیجہ اروں کی لست اور پھر تھیجہ اروں کی تغیرات کروزوں اربوں روپے جو اس غریب صوبے ایجمنی ہمارے صوبے کا تمام کام رکھا ہوا ہے جناب والا وزیر اعلیٰ صاحب نے کافرنس بلاٹ ہے اور منشہ صاحب کرتے ہیں کہ کوئی ایک پیسہ بھی نہیں ہے کہ ہم کسی کو دیں لیکن ہمارے پیسے سے سات لاکھ گندم پوری بھی پوری ہو اور جو بھی ہمارے اربوں روپے اب بھی ہمارے اربوں روپے کا بھت بیات کے لئے ہے۔ چار پارٹیاں ہمارے صوبے کے صوبے کے majority میں یعنی ہیں صوبے نہیں چلا سکتے ہیں اس لئے نہیں چلا سکتے کچھ ہمارے صوبے میں جو کچھ بھی ہے وہ بالکل بر سر بازار؛ اک پڑا رہا ہے اس لئے میں یہ request کروں گا کہ یہ بہت سمجھیدہ مسئلہ ہے corruption particular اور پھر یہ case اس کو ان Technical جیادوں پر دروکا جائے اور اس پر حد کی جائے جناب والا اسکے تمام ہاؤس اس میں صحیح detail دے میریانی جناب والا

### جناب اپنیکر (وزیر) ہی اب جناب بسم اللہ خان صاحب

بسم اللہ خان کا کڑا : جناب اپنیکر جیسے معزز رکن نے کہا کہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا مسئلہ ہے اور فورہ گواہ ہے شاید اس مسئلے جتنی بات ہوئی ہے شاید کسی اور مسئلے پر نہ ہوئی ہو اب معزز رکن یہ بھی کہتا ہے کہ ہم اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جو معاملات عدالتوں میں چلتے ہیں ان کو بھی زیر حد لانا چاہئے ورنہ یعنی Technical ایسی کوئی بات نہیں ہے اس حکومت نے یہاں پر جو وعدہ کیا تھا اس کے بارے میں باقاعدہ انکو اڑی ہوئی باقاعدہ تین انتہائی بد نام تھیجیدار جن کا بار بار شریز اور اس کی Family نیملی کے جو شریز خان و سیم اینڈ جاوید احمد اینڈ شاہد انکو یعنی Black

Food De-List کر کے ان کے خلاف بات اعدہ کیس درج ہوا ہے اور ان کے ساتھ ملے ہوئے۔ Food De-List کے 17 partment کے Officer Suspend Case ہے اور گورنمنٹ کی دلچسپی اس چیز سے ظاہر ہے کہ right from 1994 یہ نہیں کہ اس دور کا باقاعدہ 1994 سے ملکہ خوارک میں جتنی بھی corruption ہوئی ہے جتنی بھی دھاندی ہوئی ہے جتنا بھی اس میں گندم Shout کیا گیا ہے چاہے ملکیداروں نے کیا ہو چاہے اس ملکے ملکداروں کے مدد سے کیا ہو 1994 سے لیکر 1997 تک اس کی باقاعدہ انکوارٹری ہو رہی ہے اور اس بارے میں حکومت انتہائی سنجیدہ ہے اور اس حد تک سنجیدہ ہے کہ وہ انکو Direct Black list کیا ہے جس کے لئے حکومت بھی عدالت میں ہے اور وہ لوگ بھی کہتے ہیں کہ یہ غیر قانونی طور پر ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں Technicaly بھی اور حکومت نے آج تک یہ اس کے ساتھ اخباری بیان بھی نہیں کیا ہے اور شاید معزز رکن یہاں نہیں تھا۔ سبیلی کے باقی تمام ارکان پر وہ Food Officer کے گروپ کے گروپ کر رہے تھے کہ بھائی ہمیں چاؤ ہمارے ساتھ دھاندی میں ملوث تھے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اس حوالے سے جو دلچسپی لی ہے اور جو کارروائی کی ہے وہ بھی اس اطمینان خیش ہے کہ وہ اس تحریک پر زور نہ دے Technical ground سے ہٹ کر بھی ان کو مطمئن ہونا چاہئے کہ یہ حکومت نے اس معاملے حوالے سے جتنی دلچسپی لی ہے اور جو کارروائی کر رہی ہے وہ بھی اطمینان خیش ہے لہذا میں چاہوں گا کہ معزز رکن اس معاملے پر زور نہ دے اور اس تحریک اتوکو واپس لیا جائے شکر یہ۔

میر عبدالکریم خان نوشیر والی : جناب اسپیکر میں اس تحریک کے بارے میں کچھ

بولنا چاہتا ہوں

جناب اسپیکر : پہلے وہ بولے ہیں میں پوچھتا ہوں تشریف رکھیں آپ وہ بعد کی بات ہے ہو گی بات ہو گی نہ عبدالکریم خان صاحب میں سمجھتا ہوں جو وزیر صاحب نے discussion تشریع فرمائی ہے میرے خیال میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ سنیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی If you allow me on the point of or:

der?

جناب اسپیکر Yes Please:

میر جان محمد خان جمالی I have to add some information of

the reply of the minister میری معلومات کے مطابق جو ہماری صوبائی اسمبلی کی Food کمیٹی ہے اس میں بھی یہ معاملہ آگیا اور وہ بھی اسی کی کردہ ہے جو اسمبلی کے جہت کام کریں یہ بھی معلومات میں اضافے کے لئے ہے۔

جناب اسپیکر right jan jamali: جی جی عبدالرحیم خان صاحب

عبدالرازحیم خان مند خیل: جناب والا اس میں یعنی گورنمنٹ اس کو سقدر serious ہے لے رہی ہے اس کے بارے میں میں ایک مثال دیتا ہوں جناب والا یہ یعنی علی اعلان ہیں ہوتے ہے کہ گودام خالی پڑے ہیں اور لاکھوں گندم بوری غائب ہے اور قانون میں اور اگر میں نہیں جانتا ایک طالب علم کی چیز سے مجھے علم پیدا نہیں کے ایسے cases بالکل وارث ہوتے ہیں کہ ایسے ہی ان لوگوں کو arrest کیا جاتا ہے آپ اس پروفیشن میں رہے ہیں میں یہیں ہوں کہ سات لاکھ بوری گندم یا آپ سمجھیں ایک لاکھ پینا لیس ہزار بوری گندم غائب ہے اور اس کے بارے میں قانون کس طرح حرکت میں آیا گورنمنٹ کس طرح serious ہے کہ اس میں قانون جو تغیرات کے تحت کاروائیاں ہیں اس میں کیا کاروائی کی گئی ہے کوئی نہیں اس لئے نظر آہا کہ گورنمنٹ اس میں serious نہیں ہے اب ایک لٹپاپتی ہو گی ہم یہ کیوں کہیں ایک بات میں کہتا ہوں کہ بالکل یہ صحیح ہے اس کے حوالے سے لوگوں کو خراب نہ کیا جائے کسی کے خلاف انتقامی کاروائی نہ کی جائے بالکل یہ صحیح ہے جنہوں نے لاکھوں بوری گندم غیر کیا جوان میں involve نہیں ہیں لیکن جو prose ہے جنہوں نے لاکھوں بوری گندم غیر کیا ہے ان کے بدے میں ارائی چیزوں کے بارے میں بالکل قانونی چارہ جوئی گورنمنٹ cute کر سکتا ہے لیکن ابھی گورنمنٹ اس کے بھی with due respect یہ پاپتی کر کے

کچھ دنوں کے بعد ٹھنڈی ہو جائے گی اور آہستہ ختم ہو جائے گا اس لئے یہ مسئلہ ہے یہ خصوصی طور پر سب کرپشن کا مسئلہ اس لئے اس پر عہد ہوئی چاہئے کسی صورت میں اس کو حوث سے یعنی اس پر اگر حوث نہیں ہو تو اس کے معنی ہے کہ اس مسئلے کی اہمیت آپ ختم کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر :** نہیں عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب میں یہ سمجھتا ہوں جس صورت میں مقدمہ زیر تفتیش ہے اور آپ نے فرمایا تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی نہیں کی گئی تو تعزیرات کے درجہ 417-406-409-18-20 دفعہ کے تحت مقدمہ درج ہے اور وہ بھی انسد اور شوت ستانی کے متعلق ہے اور اس کو پرسوں درج کیا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جبکہ کیس زیر تحقیق ہے اور بڑے وضاحت کے ساتھ یہ مسمی اللہ خان صاحب وزیر نے بھی فرمایا تو میں پھر گزارش کروں گا۔

آپ سے اسکو اگر آپ پر نہ کریں تو بھر ہو گا۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل :** جناب اسپیکر میں تو یہ کوئی گا ایک تو یہ ہے کہ متعلقہ رشوت معافی انسد اور شوت ستانی اور دوسرے جو متعلقہ آفیسرز ہیں یا جو ادارے ہیں ان کے لئے ہمارے پوری کوشش ہے لیکن اس کے باوجود اپسے جو قانونی کارروائیہ ہو اور ایسے ہی صرف ایک ظاہر چونکہ ایک بات اُنکی اور بہت براہ اذکر تھا جس کوئی چھپا نہیں سکتا ایسے حالات میں یعنی حوث اس پر ہوئی چاہئے لیکن اگر آپ یہ صرف اس technical ground پر اس مسئلے کی اہمیت کو ختم کر رہے ہیں تو پھر میں یہ request کروں گا کہ اس اسی مسئلہ کو مسلسل باخبر رکھا جائے اس اسی مسئلہ کو اس کارروائی کے بارے معلومات دیں۔

**جناب اسپیکر :** میں آپ کی بات خوش آمدید کرتے ہوئے مزید میں یہی کوئی گا جو جان محمد خان جمالی صاحب نے فرمایا میں یہ بھی عینی کروں گا ایک منٹ نو شیر و ای میری بات تو نہیں؟

**میر عبدالکریم خان نو شیر و ای :** سری یہ تحریک drop ہو رہی ہے اس پر سوال پیدا نہیں ہوتا ہے کہ اس میں تفتیش ہو یہ ایک اہم مسئلہ ہے سر جناب عرض یہ ہے کہ 1992 میں میرے اختیارات کو جب میں فود منسٹر تھا میرے اختیارات کو چیلنج کر کے انہوں نے مجھے سزا

دولائی جناب اس وقت کروڑوں روپوں کا سوال ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے اس پر آپ مریان کریں  
بولئے دیں جناب آپ ہمیں تو اس کے بارے میں بولئے تھے دیں آپ اس کو drop کرنا کیوں  
چاہتے ہیں کب تک کمیٹی کیا guarantee دے گی اس کے آپ یا جان جمالی ہمیں اسکی تقاضش  
شروع ہو جب تک آپ اسکو مظہر عام پر لا کیں یہ جواب دیں ہمیں کہ کب تک آپ اسکو wind  
up کرائیں گے آپ ہمیں guarantee دیں۔

جناب اسپلیکر : نو شیر والی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

میر جان محمد خان جمالی : جناب اسپلیکر اگر آپ اجازت دے دیں یا آپ جواب دے  
دیں۔

جناب اسپلیکر : جی جمالی میں جواب دے رہا ہوں چونکہ اس میں معزک اور وزیر موصوف  
بولتے ہیں باقی نہیں بولتے ہیں میں عرض کرتا ہوں عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب نے بات  
صحیح

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا نو شیر والی صاحب کی بات صحیح ہے یہ مسئلہ  
ایسا ہے کہ ہم گورنمنٹ سے request کر لیں گے کہ اسکو عہد کے لئے رکھا جائے یا جیسے کہ انہوں  
نے کہا کہ وہ ہمیں commitment دے دیں کہ وہ وقت میں اس پر کاروائی کریں گے۔  
واقعات یہ مسلسل ہو رہے ہیں ان میں اضافہ ہو رہا ہے حالات غمیر سے گھمیر ہو رہے ہیں یہ  
ایک مسئلہ ہے جناب والا۔ مثلاً یہ عام موڑ سائکل کا چھیننا یا ایسے کیسز ہیں جو میں مثال کے طور پر  
آپ کے سامنے لارہا ہوں یعنی ایسے دیدہ دلیری سے سرباز اردن کی روشنی پولیس اور امن و امان  
کے اداروں کے سامنے لوگوں سے گاڑی چھینتے ہیں کوئی پر اپنی چھینتے ہیں اور پھر اس کو گولی سے  
مارتے ہیں اور کیسز بھی ہیں کوئی طریقہ اور جرمان کی کوئی نشاندہی تک نہیں ہے وہ ادارے کہاں  
ہیں پولیس کے اپنے ادارے ان کی ایجنسیز کے اپنے ادارے ہیں مختلف ادارے ہیں لیکن اس کے  
باوجود جرام کرنے شدید ہو رہے ہیں ہم یہ رکویت کرتے ہیں حکومت سے کہ آپ مریانی کریں  
کہ اس مسئلے کو زیادہ سیریز لیں یہ خطرناک مسئلہ ہے اور اپنے لا اینڈ آرڈر کے جواب ادارے ہیں اسکو

ایسا موقع نہ دیں کہ وہ صرف دیکھتے رہیں کہ ہم انکو اڑی کر رہی ہیں ویکھ رہے ہیں فلاں کر رہے ہیں جتاب والا الاعلان کیا گھوڑا ہیں گزوپس ہیں معلوم ہیں اس میں مزید تحریر نہیں کروں گا پر یہاں سیر لیں مسئلہ ہے تمام صوبے میں ہے تمام اضلاع میں ہے اور کیا گھوڑی بھی حکومت کو معلوم ہیں اگر حکومت اس قابل نہیں ہے کہ لا اینڈ آرڈر اور صوبے کو امن نہیں دے سکتے تو گورنمنٹ کو گورنمنٹ کرنے کا حق نہیں پکتا ہے خواہ چنان بھی ان کا یقینگی حق ہو۔

**جناب اسپلیکر :** کون صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے۔

**میر جان محمد جمالی :** جتاب پہلے ہمیں موقع دے دیں پھر اس کی ایک ساتھ وضاحت کریں۔ میں بھی زیر و آور پر بولنا چاہتا ہوں۔ لا اینڈ آرڈر میں میں اضافہ کرتا جاؤں گا آدمی نفیات اور سابقہ تاریخ کو بھی دیکھئے آج کل عید قربہ آرہی ہے اور جتنی مودومنٹ ہو گی لوگ گاؤں کی طرف جاتے ہیں بھی ذریہ مراد بھائی وے کی حالت کے بارے میں بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس کو بھی نظر میں رکھیں گیا گھوڑے ہیں باقاعدہ جو یقیناً پارٹی بنی ہوئی ہیں جنپنے مار رتے ہیں صرف اس کے نوش میں اسی طرح لارہا ہوں اور اسی طرح سارے بلوجستان میں اسی طرح حالت ہوتی ہے ریو ینو منٹر نہیں ہیں ان کے اور وزیر اعلیٰ کے نوش میں لانا چاہتا ہوں صوبے میں گزشتہ نوں سارے صوبے میں بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں ہر ڈویژن میں نقصانات ہوئے تھے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس وقت کاروائی کا حکم بھی دیا تھا لیکن ریو ینو ڈیپاٹمنٹ نے اس کے بعد فیصلہ کیا کیا عمل کیا ہوا اس سلسلے میں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگلی فصل آجئی ہے پچھلے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کی ان کو کچھ کمپنیزیشن ملے گی تو اگلی فصل میں وہ انومنٹ کر سکیں گیں اور اگلی فصل میں ان کو قرضوں سے نجات ملے گی اور دوسرا یہ میری گزارش یہ ہے کہ نصیر آباد ڈویژن میں اور اسی طرح کر ان اس سارے بلوجستان میں اس طرح نقصانات ہوئے ہیں اکتوبر کی بارشوں میں شوالہ باری ہوئی ہے۔ دھان کی کھڑی فصل کو بھی نقصان پہنچا تھا ہمیں آپکے نوش میں لانا چاہتا ہوں شکر یہ۔

**جناب اسپلیکر :** اور کون صاحب بولنا چاہیں گے۔ جی شیخ جعفر خان مندو خیل صاحب

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) شکریہ جناب اپنے صاحب۔ یہ آج کے زیر و آور میں میں بھی آئی اے فلاں نیشن کے بارے میں پوچھتے لاوں گا۔ سچھلی بلوچستان سے جن علاقوں کے لئے چلتی ہے۔ پہلے تو بلوچستان میں یہ پر اطمینان تھا یہاں سے لاہور اور کراچی کے لئے دو فلاں نیشن چلتی تھیں ایک بھو جا ایس اکن اور ایک بھی آئی اے کا تو وہ دونوں ہی قل لوڈ پر چلتے تھے اور یہ لوگوں کے لئے ان کی ایک فیصلتی تھی تاکہ اگر ایک کینسل ہو جاتا تھا تو دوسرے میں لوگ اکا مودعیت ہو جاتے تھے پھر بھی آئی اے نے اور رسول ایوانیشن نے اپنے من مانی کرتے ہوئے ان کو نقصانات دیتے ہوئے یہ کیا کہ اس وقت ہمارے نوش میں تھا وہ کے نوش میں لائے جنوں نے اس کو دوس کرتے ہیں۔ بھوج ایس اکن کو دوس کرتے ہیں کرنے کے لئے ان پر مختلف پہنچیریاں کرنا نہیں صحیح نہ دینا۔ ان کو مجبور کیا گیا کہ وہ فلاں نیشن کینسل کر دیں اس کے بعد ہمارا دارہ دار صرف بھی آئی اے کی فلاں نیشن پر رہ گیا اسکے لئے ہمارے پاس کوئی انتہا نہیں نہیں ہے۔ لاہور کراچی اور اسلام آباد کے لئے ڈیلی فلاں نیشن چلتی ہے۔ لاہور اور اسلام آباد کی زیادہ جاتے ہیں یادوں سے بھی وہی آئی پی ادھر سے آتے ہیں پر تو زیادہ اثر نہیں پڑتا ہے بخت میں ایک آدھ دن فرق پڑ جاتا ہے یا کینسل کر دیتے ہیں چلوہ بھی قابل برداشت ہے اسی طرح کراچی کے لئے بھی پوزیشن ہے لیکن سب سے زیادہ جو اندر پریشر آیا ہے وہ لاہور یا ہے۔ لاہور کے لئے بخت فلاں نیشن ہے لیکن ہوتی ہے لوگ نکت لے کر جاتے ہیں انکو بتایا جاتا ہے کل آجائیں ہمارے سیکرٹری گئے تھے دو چار دن پھنس گئے وہ پھنس گئے میں لاہور گیا تھا دو دن میں پھنس گیا اور پھر برداشت اسلام آباد آتا پڑا۔ وجاہات کوئی نہیں ہے وہ یہ ہمارے بلوچستان سے ہی کسی پوری کر رہے ہیں ار ابھی پھر چار دن 21-22-23-24 چار دن فلاں نیشن ہے۔ لاہور کے لئے ان کو پتہ ہے موسم خراب ہو گا۔

۲۲ تاریخ کو بھی موسم خراب ہو گا ۲۳ تاریخ کو بھی موسم خراب ہو گا۔ اندر وہی ذراائع نے یہ بتایا ہے کہ چار دن ہماری فلاں نیشن ہے لیکن لوگ مسلسل ایس پورٹ جاتے ہیں ادھر بتایا جاتا ہے operational وجوہات ہیں وجوہات ہیں وجوہات ہیں حقیقت یہ ہے یہ فلاں نیشن کی

age صرف وہ بلوچستان کے ہی اور کوئی کے ہی کوڈ سے پورا کرتے ہیں جہازوں کا حالانکہ میں یہ کہ سکتا ہوں انگوپنڈی اور لاہور فلاٹس کی نیشنل کرنی چاہئے کیونکہ پچھاں ارب روپے کی لائگ سے دہال ایک موڑوے ہن گئی ہے کسی کو جہاز میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاز اگر ایز پورٹ کا نام اور دوسرے دہال چینگ کا نام اور پھر آگے فلاٹ کا نام شمار کر لو وہ دوڑھائی کھنے لاہور اور اسلام آباد کے درمیان بات ہے موڑوے پر آپ سماز ہے تین گھنٹے میں پہنچ جاتے ہیں تو انکو کی نسل کرنا چاہئے جدھر Alternate facility موجود ہوں plus دہال تین ایز لائنز پر ایسوسیٹ بھی چلتے ہیں بھو جا ایز لائن ایر وایشا چلتا ہے وہ دوسرے افوجیوں کا جہاز چلتا ہے۔ دہال وہ کی نسل نہیں کرتے ہیں وہ اسی شینڈل پر ہیں صرف زور جو پتا ہے ہر جگہ بھی دوسرے یزرنوں میں زور بلوچستان پر پڑتا ہے سب سے پہلے تو ہم خود بھی ناقہ ہیں کیونکہ اگر ہم ناقہ نہیں ہوتے تو ہمارے ساتھ یہ کارروائی کوئی کر ہی نہیں سکتا ہے ناقہ بھی ہیں اور کمزور بھی ہیں ہمارا تجربہ یہ آخر سال میں بھی ہوا ہے کہ ہم ناقہ بھی ہیں سب سمجھتے ہیں یہ جو زیادتی ہو رہی ہے میں اس فلور کے توسط سے لانا چاہوں گا پورے پر ایم فیسٹ آف پاکستان کے نوش میں بھی اور سب کے نوش میں بھی کہ خدا کے لئے جو زیادتیاں دوسری ہوئی ہیں وہ تو اپنی جگہ پر لیکن کم از کم ایسی چیزوں میں تو بلوچستان کو ہر جگہ سامنے مت دیا کرو جب فندوز آتا ہے تو بلوچستان پہنچے ہوتا ہے جب قربانیاں آتی ہیں تو سب سے پہلے اسے ہو کی میں دیا جاتا ہے ابھی بھی ہماری یہ فلاٹس بھی ہیں اسکو حاصل کرنا ہو گا کیونکہ لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے اور کوئی Alternate نہیں ہے ابھی اگر آپ اوھر سے لاہور جائیں گے By road آپ جائیں گے تو دو دن آپکے لگ جائیں گی اور کوئی اس طرح Regular service ہی نہیں ہے جس میں جاسکیں ٹرین کی facility تو دیے گئی obsolete اب لوگوں کے سفر کے قابل وہ نہیں رہا شکر یہ۔

جناب اسپلیکر : شکر یہ جناب

عبدالکریم نو شیر وانی : آپ تشریف رکھئے

جناب اسپلیکر : عبدالکریم صاحب ذرا پُر نس صاحب وک ہونے دیں انکو پہلے میں نے فلور

دیا ہے تشریف رکھئے وہ آپ سے پہلے کھڑے تھے۔  
میر عبدالکریم نو شیر والی : وہ تو ہمیشہ ریس گے کیونکہ ان کا  
جناب اپنیکر : آپ بہت بولتے ہیں وہ آج بول رہے ہیں بولنے دین انجو  
پرنس موسیٰ جان (وزیر) : بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں جناب اسمبلی کی توجہ ایک  
بہت اہم امور پر دلانا چاہتا ہوں جیسا کہ خان صاحب نے کہا کہ لاءِ اینڈ آرڈر چھوٹیشیں ہے۔  
میرے خیال میں اگر دیکھا جائے تو پہلے کی نسبت یہاں Law and Order is much better and satisfactory  
میں نے کل اخبار پڑھا وہاں لکھا ہوا تھا کہ پر ائمہ Sir کی Show peace  
مشتر صاحب کی طرف سے illegal weapon جو لوگ اٹھاتے ہیں میں اپنی حکومت سے یہ  
درخواست کروں گا اسکیں خان صاحب کا جواب بھی آجیا گا کہ یہ جو ہتھیار کی نمائش لوگ  
کے لئے لگاتے ہیں اور درجنوں گاڑیاں میں میں گنوں اور راکٹس they are carrying  
تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کل یہ ہند کے جائیں تو میرے خیال میں یہی ہمارے  
دوست اٹھ کر کہیں گے کہ جی ہمیں Defence نہیں دیا گیا۔ ہمیں یہ نہیں کیا گیا ہمیں وہ نہیں  
کیا گیا۔ آپ دیکھ رہے ہیں جی کہ ہمارے بعض ایسے political Parties ہیں جو جلسہ اور  
جلوس اور بھی بھی قطاروں میں جو گاڑیاں آتی ہیں ان میں میرے خیال میں اسلحہ ہیر و سن نشیات  
سب کچھ کرنی سب کچھ Cross ہو جاتا ہے یہ ذکری چھپی بات نہیں ہے سب کے سامنے ہے  
اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بازار ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے وزیر اعلیٰ صاحب اگر نوں  
لینا چاہتے ہیں تو ہم پر لیں۔ اگر دشمن در ہیں تو ہم سب قبائلی لوگ ہیں سب سردار ہیں ہم سب  
دشمندار ہیں۔ لیکن اگر یہ راکٹس اور یہ توپ اور یہ میشین گھر اور یہ لوگ carry کر رہے ہیں۔  
تو آپ کے ساتھ forces Defend when the government is there ہیں وہ انکو  
کر سکتے ہیں تو میرے خیال میں اسکے آؤ میں بھی کچھ ہو رہا ہے تو میں بہت oblige ہوں گا کہ اگر  
حکومت اس چیز پر نوش لے اور اسمبلی اس چیز کو اگر رد کر دے کہ یہ جو Arms نمائش جو بلوچتا  
ن میں لگا ہوا ہے اگر اسکو کاٹ دیں تو میرے خیال میں کافی حد تک یہ problem حل ہو سکتا

ہے۔ شکریہ اپنیکر: شکریہ جی عبد الکریم نو شیر و افی صاحب؟  
جناب عبدالکریم نو شیر و افی: بسم اللہ الرحمن الرحيم: جناب اپنیکر صاحب مجھے اس  
بات پر خوشی ہوئی ہے کہ مندو خیل صاحب کو بہت دیر بعد یاد آیا۔ فرمایا تھا کہ پنجم سخن ارب روپے  
موڑوے پر خرچ ہو اور یہاں پی آئے کی سروں بھی نہیں ہے لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔  
جناب بلوچستان کے لوگ پی آئے اے کے لئے نہیں سوچتے ہیں تو دو ہاتھ کی روٹی کے لئے سوچتے  
ہیں وہ ملازمت کے لئے سوچتے ہیں وہ اپنا پیٹ کے لئے سوچتے ہیں۔ غریب لوگ اکثر ٹرین پر  
سفر کرتے ہیں وی آئی پی ہمیشہ سوچتے ہیں وہ ملازمت کے لئے سوچتے ہیں وہ اپنا پیٹ کے لئے  
سوچتے ہیں غریب لوگ اکثر ٹرین پر سفر کرتے ہیں وی آئی پی ہمیشہ سوچتے ہیں ہو ائی جہازوں کے  
لئے جناب آپ اس وقت گورنمنٹ میں ہیں اور آپ کا قائد پنجم سخن ارب روپے صرف پشاور اور لاہور  
تک خرچ کر سکتا ہے اگر یہی موڑوے گواہ سے لیکر via کراچی یہ بخاب تک تا تو جناب آج آپ کا  
ملک کا نقشہ بدلتا تھا یہ صرف وہاں صرف ایک نمائش ہے موڑوے کو As a نمائش پنجم سخن  
ارب روپے خرچ کیا گیا اور آپ ہو ائی جہاز کے لئے سوچتے ہیں۔ اور ساتھ یہ ٹینکنیکیں کراتے ہو  
گورنمنٹ میں بھی ہیں مرکز میں بھی ہے کہ بلوچستان میں مالی بحران ہے۔ جب بلوچستان میں مالی  
بحران ہے تو اتنے لئے چوڑے کینٹ کی کیا ضرورت ہے۔ ایک کلرک پر چھتیس ہزار روپے سال کا  
آتا ہے چھتیس ایک جو شیر بارہ چوڑک اڑتا یہ ایک سینڈر کلرک پر جب اسکو آپ Appoint-  
ment نہیں کر سکتے ہوں کہ ہمارے پاس اڑتا یہ اس ہزار نہیں ہیں ہمارے پاس چھتیس ہزار نہیں  
ہیں اور پونے دو کروڑ روپے کامل نشر کو ہترنی کرتے ہیں کری چانے کے لئے آیا کیا آپ جواب  
دے سکتے ہیں آپ کہیں کہ بلوچستان میں Financialy ہم کھو گھلا ہیں Financialy ہم ختم  
ہیں بلوچستان میں بلوچستان میں مالی بحران ہے۔ میں کہتا ہوں بلوچستان میں مالی بحران نہیں ہے اگر  
مالی بحران ہوتا تو بلوچستان میں جناب اتنے لئے چوڑے کینٹ کی کیا ضرورت ہے میں کہتا ہوں  
بلوچستان میں مالی بھر ان نہیں ہے اگر مالی بحران ہوتا تو بلوچستان میں جناب اتنے لئے چوڑے

کینٹ کی کیا ضرورت تھی جب پونے دو کروڑ روپے آپ ایک وزیر کے لئے خرچ کر سکتے ہیں چیزیں ہزار ایک لکڑ کے لئے نہیں خرچ کر سکتے ہیں۔ جناب آپ مجھے بولنے دو یہ ہمارا حق ہے جسموری حق آپ اسے نہ بھیل تو میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ خدا یا اس صوبے پر آپ رحم کریں اتنے لبے چوڑے کینٹ کی ضرورت نہیں ہے اسکو گھٹا کر ہر ڈویژن میں دو منشی ہائے جائیں دوسرا یہ ہے کہ جناب میں محفوظ ہوں جے ڈبلیوپی کے سربراہ کا اتنے کل کی جو آج کی نیوز News میں آیا تھا کہ جے ڈبلیوپی نے اپنے ہر منشی کی آدمیاتی کی جوانوں نے تنخوا ہیں دے دی ہیں۔ میں امید کروں گا کہ جناب آپ تنخوا ہیں دیں گے۔ آپ اپنا پوری تنخوا ہیں اس بارے میں دیں گے جب بلوچستان ایک غریب صوبہ ہے تو اتنی شاہ خرچوں کی کیا ضرورت ہے کہ لبے چوڑے گازیوں میں آپ کو پڑے ہے اتنے لبے چوڑے کینٹ اور وہاں لوگ سیکرٹریٹ میں ہزاروں کی تعداد میں آکے طوفیں کرتے ہیں اور طوف کر کے ایک روپے کا کام ان کا نہیں ہو سکتا ہے آپ لوگوں کی وجہ سے

(ایوان میں شور)

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب آپ ہمیں بولنے دیں جناب آپ بعد میں انھوں کے ہمارا جواب دیں۔

No Cross Talk Please

میر عبدالکریم نوشیر والی : اسکا ٹکڑہ اسکا ٹکڑہ فون اسکا ٹکڑہ اے اور ڈی اے اسٹے کہ آپکو اپنی کرسی عزیز ہے کری کو چانے کے لئے

جناب اپنیکر : Please نوشیر والی صاحب

میر عبدالکریم نوشیر والی : تو میں محفوظ ہوں جناب اپنیکر صاحب آپ ان چیزوں کا نوٹ لیں اس صوبے کے لئے اس صوبے کے لئے آپ لوگ رحم کریں دوسرا جناب کل کے News میں ۸۰ آربٹکالے گئے ملازمتوں سے نچھر جو ملازمتوں سے نکالے گئے تھے میں امید کروں گا کہ آپ دوبارہ ان نیچروں کو حال کر دیں گے۔

جناب اپنیکر : ہاشمی صاحب On point of order ہاشمی صاحب

میر عبدالکریم نو شیر وانی : جناب آپ ہمیں بولنے دیں۔

میر سعید احمد کے نئی (پاٹھ آف آرڈر) جناب اپنیکر ! کیا معزز رکن بتائیں گے جب وہ وزیر تھے تو اس وقت تعداد کیا تھی cabinet کی ؟

میر عبدالکریم خان نو شیر وانی جناب اسوقت بلوجستان اتنا فائلی Financially کو کھلا نہیں تھا۔ اسوقت جو ایک گورنمنٹ تھی پیسے تھے۔ اسوقت فذر تھا اسوقت کاروبار تھا۔ ایک سال جناب آپکا ہوا ہے آپکا کیا progress ہے ؟ آپ اپنا ایک سال Progress کا ہمیں دکھائیں۔ آپ نے پانچ ہزار ملاز میں کو ایک سال میں ٹرانسفر اور ساتھ ساتھ کہتے ہیں کہ جی بلوجستان میں پیسے نہیں ہیں۔

پرسوس موسیٰ جان (وزیر) پاٹھ آف آرڈر

میر عبدالکریم خان نو شیر وانی : پانچ ہزار ملاز میں بلوجستان سے ٹرانسفر کردے گئے ہیں ان کاٹی اے اور ان کاڈی اے کہاں سے لائے گئے ہیں ؟

جناب اپنیکر : پرسوس موسیٰ جان on point of order ہاشمی پرسوس موسیٰ جان

پرسوس موسیٰ جان Sir آپ یہ دیکھیں کہ جب کریم صاحب 1988 میں آئے اسوقت ان کا پوزیشن کیا تھا اور آج ان کی پوزیشن کیا ہے مس وہ خود آپکو بتادیں گے۔

میر عبدالکریم خان نو شیر وانی : جناب ہم آپکے پاس ہمیک مانگنے کے لئے نہیں آئے ہیں آپ انکو اڑی کریں۔ آج میں چیلنج کرتا ہوں کہ ۱۹۸۵ء سے لیکر آج تک جتنے فذر گورنمنٹ نے مجھے دیئے ہیں آپ انکو اڑی کریں میں offer کرتا ہوں کہ آپ جا کر چیک کریں۔ آپ مریانی کریں آپ چیک کریں میں آپکو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ جا کر ہماری سینیمیں چیک کریں میں آپکو بتاتا ہوں کہ گیارہ میئنے میں آپ نے کیا کیا اور آپکے گورنمنٹ نے کیا کیا۔ کروڑوں روپے اس صوبے سے غائب ہو گئے کروڑوں روپے یہاں سے خود برداشتے گئے ہیں ان کی کیوں آپ انکو اڑی نہیں کرتے ہو۔

پرنس موسیٰ جان (وزیر) : پوچھت آف آرڈر Sir He Should prove it میر عبد الکریم خان نوشیر والی : جناب اگر یہ صوبہ غریب ہے اس صوبہ میں دسائیں ہیں تو اتنا لہاچوڑا کیٹ کی ضرورت نہیں ہے اس کیٹ کو گھٹا کر کم کیا جائے اسکی ضرورت نہیں ہے۔

پرنس موسیٰ جان (وزیر) پوچھت آف آرڈر  
جناب اسپیکر : آپ بیٹھ جائیں No cross Talk  
پرنس موسیٰ جان (وزیر) سروہ کروؤں کا کہہ رہے ہیں He Should Prove it.

جناب اسپیکر : اچھا تھیک ہے۔  
میر عبد الکریم نوشیر والی : جناب اس صوبہ پر حم کریں۔  
پرنس موسیٰ جان (وزیر) I have proof دیوں گا۔ Proof

میر عبد الکریم نوشیر والی : آپ ثابت کریں میری جان۔ آپ ایک روپیہ گورنمنٹ والوں کا ثابت کریں میں آج Resign دیوں گا۔

پرنس موسیٰ جان (وزیر) : سترہ سال پہلے اپنے کو دیکھیں تو آپ کو خود پہنچل جائیگا۔

میر عبد الکریم خان نوشیر والی : آپ کیلابات کرتے ہیں میں ثابت کروں گا۔ آپ اس صوبہ پر حم کروانے لئے چوڑے کیٹ کی ضرورت نہیں ہے اسکو گھٹا کر کم کریں مالی و سائل نہیں ہیں ایک پیاس۔

جناب اسپیکر : کریم نوشیر والی صاحب کریم صاحب  
پرنس موسیٰ جان (وزیر) : اگر آپ کو چاہئے ملکہ فلاج و بہادر خالی ہے ہم اپ کو بھی ایڈ جست Adjust کر سکتے ہیں جناب۔

عبدالکریم نو شیر وانی : جناب یہ آپکو مبارک ہو ہائی صاحب کو  
جناب اسپیکر : عبدالحیم خان؟ آپ کریم صاحب تشریف رکھیں تشریف رکھیں۔  
میر عبدالکریم نو شیر وانی : تو آپکو مرکز کیا فائدہ لے گا۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں پہنچنے پہنچنے  
میر عبدالکریم نو شیر وانی : خدا کے لئے اس صوبہ پر رحم کریں جناب۔  
جناب اسپیکر : ہو گیا ہاں جی آپ کی بات۔  
میر عبدالکریم نو شیر وانی : جناب اس صوبہ کے وسائل دو نوں ہاتھوں سے تو نہیں  
لوٹیں ہاں

Thank you Abdul Rahim Khan ?

Point of personal explanation

order in the house please

عبدالرحیم مندو خیل : جناب ایک بات آز عمل مہربنے کی میرے خیال سے انہوں  
نے سوال کیا کہ آپکے گورنمنٹ میں کتنے مشریعین اسکا جواب اتنا ہے کہ آج جو گورنمنٹ یہت  
چھوٹی ہو گی ان کا یہ موقف تھا کہ چونکہ یہ گورنمنٹ بڑی ہے زیادہ تعداد ہے اسلئے یہ خرچہ ہوتا  
ہے۔ ہم صرف اسکیں یہ کہتے ہیں کہ آپکا دعویٰ یہ تھا اور آپ ابھی گلے ہوئے ہیں اس دن چیف  
مشریع صاحب نے بڑی دلچسپ بات کی۔ انہوں نے کہا کہ مشریعیں کم نہیں ہوں گی مشریع کم  
ہو جائیں گے۔ اب اس حد تک جب آپ لوگ آئے ہیں کہ یہ مشریع ہادیہت صورت دوسری دو  
point of personal explanation جناب دلا مجھے بہت افسوس ہوا کہ  
پنس موسی جان صاحب نے جو باقاعدہ ایک معنوں میں  
Houourable Member اسے کہا کہ قابل تحریر ہے بھی ان کا ہے ہمارے علاقوں میں امن و مالاں کا مسئلہ بھی اسکے سامنے  
ہے ہم ہماری پارٹی کے بارے میں آپ مسلسل فرماتے ہیں کہ اسکے پاس راکٹ ہیں فلاہاں ہیں  
تمام صوبہ گواہ ہے جناب والا کہ پارٹی کے لیڈر کے گھر کے ایک سو سے زیادہ لوگ مارے گئے

ہیں ایسے تمام صوبہ میں دوسرے جگہ بھی Tribal لڑائیاں ہوتی ہیں دوسری چیزیں ہوتی ہیں اسکا ہم کہتے ہیں کہ جو پولیگل مسئلے ہے اور وہ کو کہیا نہ کہا سکیں ہمیں کہا ہے نامنہیں لیا ظاہر ہے کہ ہم اپنے دفاع میں ساری دنیا کو معلوم ہے کہ ہمارے پاس کم از کم اتنا وہ ہوتا ہے کہ اپنی دفاع کریں۔

جناب اپنیکر: چلے جی

عبدالر حیم مندو خیل: آپکو معلوم ہے جناب والا اگر آپ کی گورنمنٹ ہے ہمارے پارٹی کے لیدر کے خلاف مائنر پھٹے آپکی کوئی گورنمنٹ کا کوئی ریکارڈ ہے کہ آپ نے انکواڑی کی ہے؟ مائنر پھٹے تمام دنیا کے سامنے آپ نے خلیت گورنمنٹ کوئی انکواڑی کی کہ کس نے کیا ہے کیسے کیا ہے؟ اسی طرح یہ میں آپ کو منصر یہ کہرا اب بھی میں آپکو کہتا ہوں کہ تمام صوبہ میں جو لگ تیار ہیں امن ولانا کے لئے جس ستمپ بھی اسلحہ لائسنس کا Self protection کا صوبہ کے لئے ہنا تو ہمارے لئے ہمیں وہ اصول قبول ہے۔

جناب اپنیکر: شکریہ جی

عبدالر حیم مندو خیل: نہیں زر آپ with due respect جناب اپنیکر جی جی

عام ہو رہا ہے

عبدالر حیم مندو خیل: اب آپ آکے یہاں اصل مسئلے کو avoid کر رہے ہیں یہ آپ کو میں بتا دوں کہ ۲ جنوری کو سریا ب روڈ پر جعمرات کو موڑ سائکل زبردستی چھین گئی۔ بھی میں موڑ سائکل چوری ہو گئی۔ ۳ جنوری کوئی اور مستو گنگ میں تین افراد کا قتل لور الائی میں قبائلی تصادم تین افراد زخمی ۵ جنوری ڈیرہ مراد جمالی میں ایک شخص کا قتل ہماری پارٹی والے تو وہاں نہیں آئے ہوں گے جمالی صاحب ۶ جنوری کوئی اور گلستان میں پانچ افراد زخمی ۸ جنوری بھی میں لڑکی کا اغوا اور حب میں ڈاکوؤں نے تاجر سے پدرہ کیا لوٹ لیئے۔ کوئی میں کافی روڑ گاڑی چوری لور الائی میں زبردستی کا رجھنی گئی۔ ڈیرہ اللہ دیار میں ڈیکھتی ہزاروں روپے لئے گئے۔ ۱۵ جنوری فقیر محمد روڈی میں ان اخباروں میں ہے یہ میں بات کر رہا ہوں۔ فقیر محمد روڈ سے موڑ

سائکل جیجنی گئی اور ۵ جنوری چوڑا زکا کیس ریلوے پولیس میں دو سافروں کو لوٹ لیا گیا۔ سریاب روڈ میں یک افسر کے گھر کو لوٹ لیا گیا۔ ۶ جنوری سریاب روڈ کے غلام محمد نای ٹھنڈ کا اغواہ پیش میں ڈاکوؤں نے نو سے ہزار روپے لوٹ لئے۔ تہت میں ایک شخص قتل اور موڑ سائکل جیجنی لی گئی اور پھر کان مہتر زی میں ایک لاکھ روپے کی چوری اور سینٹر میں مسلح افراد کا گھر پر راکٹ لاگھوں سے حملہ نوٹکی میں دو کان سے ہزاروں روپے ۱۲ جنوری کو ۱۰ جنوری کو سی میں گھر میں لوٹ مار اسی طرح ۱۵ جنوری کو چین بائسگ سیکم میں ڈاکٹر کو لوٹ لیا گیا تو یہ ہے جناب والا یہ تباکل معمولی ایسے ہی کہ رپورٹ بھی نہیں ہوتے کوئی انکواتری بھی نہیں ہوتی کوئی آدمی شرافت سے انکوبہ ڈرہے کہ پولیس کے پاس اگر اگر ہم جائیں تو وہ ہمیں اور ہی یعنی ہر باد کریں گے۔ تو یہ امن ولماں آپکا مسئلہ ہے آپ اس سے دوسرے مسئلہوں کو سینٹر روزری نہیں مجی چیف منٹر صاحب موجود ہیں وہ خوبیات کریں گے۔

هم تیار ہیں۔

**جناب اسپیکر :** شکریہ جی کون صاحب ان چار پانچ باتوں کا لاعادیڈ آڈر ہے ٹرالہ بری اور بارش کے بارے میں تھا۔ پی آئے کی بات تھی اسکے بارے میں کون صاحب بات کریں گے۔

**سینٹر روزری :** نہیں مجی چیف منٹر صاحب موجود ہیں وہ خوبیات کریں گے۔

**جناب اسپیکر :** اچھا جی۔

**جناب اسپیکر :** آپ خود یہ لانا چاہتے ہیں جی ارشاد مولانا صاحب مولانا امیر زمان (سینٹر روزری) : جناب اسپیکر جیسا کہ جعفر خان صاحب نے کہا تھا وہ پی آئے کا مسئلہ ہے وہاں پہ تین رات پڑیں میں آپکے توسط سے گزارش کروں گا کہ باقی صوبوں میں یا مرکز میں جس مسئلہ پر قرار داوامی میں یا سینٹر میں پیش کیا جاتا ہے تو پھر اس معاملہ پر عملدرآمد شروع ہو جاتا ہے کہ واقعاً اس علاقہ کے یا اس صوبے کے یا اس محظ کی یہ ضرورت ہے تاکہ اس پر ہم عملدرآمد شروع کریں اور یہ مسئلہ حل کروادیں۔ اب بلوچستان کی یہ

کمال کی بد صحتی ہے کہ جس مسئلہ کے متعلق ہم قرارداد پیش کرتے ہیں دوست ساتھ وہ چیز  
غایب ہو جاتی ہے مثلاً ہم نے اسلئے قرارداد پیش کی کہ یہاں رات کے لئے لینڈنگ نہیں ہے۔  
جہاز نہیں اتر سکتے ہیں نہیں رات ہو گئی ہے ہم نے حاجی کمپ کے لئے مسئلہ اخالیا بنا قاعدہ طور پر  
شوچ ائیر لائنز کے وہ جو یہاں پر جہاز آتا تھے وہ مدد ہو گئے ہیں ہم نے کیس کے متعلق قرارداد  
پیش کی باقاعدہ طور پر چچ سولہ میں کو فارغ کر دیا گیا۔ ہم نے چاہا اکر گیس دیدیں تو چچ سولہ میں  
کو فارغ کر دیا گیا۔ ہم نے کہا تھا اپڈا کے ذمہ داروں کے لئے مسئلہ اخالیا مینڈار کے لئے مسئلہ  
ہے اور بلوجستان کے لئے واپڈا کا مسئلہ ہے تو شنید میں کل سے آرہی ہیں کہ کوئی فتش سے جو  
ہمارے بلوجستان کو پیسے ملنے والے تھے اور حلقہ واپس ہم نے اسکو چچ چچ گاؤں اور بار بارہ نیوب دیل  
دینا تھا وہ جو ممبر پورہ ہے اسے کہا ہے کہ بلوجستان پر چونکہ ہمارا قرضہ ہے لہذا اسلئے وہاں پر ہم  
نیوب دیل نہیں لگائیں گے اور نہ گاؤں کو جعلی دیں گے۔ میں پوچھتا چاہتا ہوں کہ جتنی جعلی کراچی  
میں چوری ہو رہی ہے اسکے حساب سے کم از کم دیا جائے اور آج وزیر اعظم نے اخبار میں خود اقرار  
کیا ہے کہ واپڈا کے لائن میں پانچ ہزار سوروپے لیتے ہیں اور یہاں ابھی کریم نوشیروالی نے کہہ دیا  
کہ جتنی بھی گرپشن ہو رہی ہیں اسکیں باقاعدہ منذر اور وزیر اعلیٰ کا شیئر ہے۔ میں یہ پوچھتا چاہتا  
ہوں کہ وزیر اعظم کا کتنا شیئر ہے وہ تادیں تو جتاب یہ کم از کم آپ اسیلی کے توسط سے دریافت  
کریں کہ جتنے بھی قرارداد ہم نے پاس کی ہیں ان قرارداد پر عملدرآمد کرنا تو درکنامثار یلوں کے  
متعلق ہم نے قرارداد پیش کی اب اسکا حشر کیا ہوا معد نیا کچھ متعلق ہم نے قرارداد پیش کی اب  
اسکا حشر کیا ہوا۔ یہ عجیب بات ہے عجیب طریقہ کارہے یہ عجیب پوزیشن ہے کہ جسکے لئے ہم روئے  
ہیں اور وہ چیز پھر دوسرے دن ڈر اپ ہو جاتی ہیں تو میں جعفر خان صاحب کی تائید کرتے ہوئے  
یہ بات کروں گا کہ یہ واقعتاً ایک مسئلہ ہے۔ بھماں مرکزی کارپڑ کے اجلاس ہوتے ہیں وہاں تو وزیر  
اعلیٰ صاحب خود ممبر ہے اسکے علم میں بھی یہ بات ہو اور آپ کے توسط سے بھی گزارش کرتے  
ہیں کہ آپ ان قراردادوں کے بارے میں مرکزی حکومت سے رجوع کرے۔ باقی جو مسائل ہیں  
وہ چیف منٹر صاحب جواب دیں گے ایک مسئلے کی میں گزارش کرو گا پچھلے اجلاس میں بھی امن و

لامان کا مسئلہ اٹھایا گیا اس وقت میں نے سمجھا تھا کہ ایک دن لاءِ اینڈ آرڈر کے لئے مقرر کریں تاکہ اس پر ہم یہ حث کریں اور چھلے سالوں کا اس سال سے موازنہ کرے اور باقاعدہ طور پر تمام تفصیل سامنے آجائے کہ چھلے سالوں میں امن و امان کا صورت حال کیا تھی اور اب امن و امان کی صورت حال کیا ہے۔ تو میں نے گزارش کر دی کہ آپ ایک دن مقرر کر دیں۔ سب ساتھیوں کی خواہش بھی یہی ہے۔

**جناب اپسیکر:** کوئی تحریک التولیے اس کے دن مقرر کر دیں گے  
**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** تحریک التولیے ضرورت محس آپ دیے ہی ایک دن مقرر کر لیں۔

**جناب اپسیکر:** ٹھیک ہے میں قائد ایوان کو سن لوں ان کے ارشادات کے بعد میں بات کرتا ہوں۔

**سردار محمد اختر مینگل (قائد ایوان):** جناب اپسیکر امن و امن کے سلسلے میں اور زیر و آور پر جوبات چیت ہو ہی ہے سینئر مفسر نے تو وضاحت کر لی کہ اس کے لئے ایک دن مقرر کریں اس میں باقاعدہ ہم آپکو گذشتہ سال اور اس سے پہلے کے جو بھی سال گزرے ہیں تمام رپورٹ آپکو دیں گے کہ کتنے جراحتز ہونے ہیں اور کتنے ریکورڈ ہوئی ہے یہ نہیں کہ میں کتنا ہوں کہ بلوچستان کی امن و امان کی صورت حال بہتر ہے ہمیں اسکو بہتر کرنا ہے اس کے لئے گورنمنٹ نے اقدامات کے ہوئے ہیں اگر گذشتہ سال ۱۹۹۶ء کے کرامم لست اور ۱۹۹۷ء کے کرامم لست Crime کی کرامم لست دیکھئے تو آپ کو فرق نظر آئے گا جناب اپسیکر جرام و دنیا کا وہ کوئی تاحصہ ہے

جہاں پر جرام نہیں ہوتے سخت سے سخت قانون ہو وہاں پر بھی جرام ہوتے ہیں جو ممالک ہیں ان میں بھی جرام ہوتے ہیں امریکا برطانیہ میں دیکھیں well equiped ان کو پوچیں ہے مگر جرام وہاں پر بھی ہوتے ہیں میرے خیال میں ہمارے 10% ان کے مقابلے میں نہیں ہو گا جو جراحتز وہاں پر ہتے ہیں مگر ان گذشتہ دنوں میں جو جراحتز ہونے اور انکے مقابلے میں جو recoveries ہوئی ہیں اس کی بھی ہم آپ کو تفصیل دیں

گے جب آپ دن مقرر کریں گے ۲۷ جونوری تک ہمارا سیشن چل رہا ہے جو ساتھ اس پر مزید  
جگہ رکھا جائے ہیں یا تفصیلاً مانگنا جائے ہیں وہ تم ان provided کرنے کے لئے تیار ہیں دو تین  
issues ہمارے معزز ممبران نے یہاں پر اٹھایا ہے میر نجاح بھائی نے سیالب سے جو نقصانات  
ہوئے ہیں کے بارے میں بات کی۔ اب تک انکا ازالہ نہیں کیا گیا ریونوڈ پارٹی کو ہم نے  
احکامات جاری کئے تھے تین دن پلے میں نے ان سے روپرٹ لطلب کی تمام ذمہ زیر ان کی روپرٹ  
collect ہو گئی ہے کیونکہ نقصانات کا جواب ادا کیا گیا ہے وہ اتنا ہے کہ صوبائی حکومت میں سے  
باہر ہم اسی سلسلے میں پھر التجاء کر یعنی گزارش کر یعنی مرکزی حکومت سے کہ وہ ہماری امداد  
کرے کیونکہ فناشل مسائل کے بارے میں آپ کو گذشتہ دونوں بریعنگ بھی دی گئی تھی مگر  
میرے خیال میں کچھ ساختی اس بریعنگ کو سمجھ نہیں سکے اور ہر کوئی اس کی اپنی شکل میں تشرع  
کر تاہم جو پوزیشن تھی وہ ہم نے آپ سب ساتھیوں کے سامنے رکھ دیا ہے جیسے ہی ہماری فناشل  
پوزیشن کچھ بہتر ہو جاتی ہے ان نقصانات کا ہم جتنا جلد ہو سکے گا ازالہ کریں گے کچھ فیڈرل  
سرودس کے بارے میں تھی یا فیڈرل پرائمی آئی اے کے متعلق تھے موالوی صاحب نے گیس  
کے مسائل پر جو قراردادوں میں ان کا ذمہ داری کیا جتاب اپنیکر صوبائی اسمبلی میں جو قراردادوں میں پیش  
کی جاتی صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان قراردادوں پر سفارش کے طور پر مرکزی  
حکومت تک پہنچائے اس ذمہ داداریاں صوبائی حکومت نے پوری کی ہیں۔ نہ صرف ہمارے دور  
حکومت کے بعد گذشتہ دور حکومت سے بعد جس وقت سے یہ ملک ہاتھے گم قراردادوں پر قرار  
دادوں میں کرتے ہیں ان پر کوئی عملدار آمد ہو نہیں رہا مرکزی حکومت سے گزارش کرتے  
کرتے ہٹک گئے پھر ایک بار گزارش کریں گے ان پر کو کہ جو صوبائی ممبران یا صوبائی اسمبلی سے  
قراردادوں میں کی جاتی ہیں ظاہر ہے اس میں علاقے کے ممبران اور اس ویسے سے تعلق رہنے  
 والے ممبران کا تعلق ہے وہ محسوس کرتے ہیں کہ قیادتیاں ہو رہی ہیں اس کا کم از کم ازالہ نہ کیا اس  
کو سنا جائے ہمارے ایک معزز ممبر نے وہ نہ زیر و آور نہ تاہم 24 آور بنا تھا کہ یہ نو شیر و انی صاحب  
نے وزراء کی قعداد کے بارے میں کہا میں صرف ان سے یہ سوال کروں گا جس وقت وہ اپنی پارٹی کو

چھوڑ کر اس طرف آئے تھتے وہ کس خواہش میں ہم سے اس کو لگاؤ تھا ہماری حکومت اس کو مبنی تھی ہمارا مبنی و مالک ان کو پسند تھا ایسا Applied For Registration کا بورڈ لگا کر وہ یہاں پر آیا تھا صرف ان سے یہی سوال ہے اس وقت ہاں میں موجود نہیں جب واپس آئے تھے تو میرے سوال کا جواب دے دیں۔

Mr. Speaker

**قاائد ایوان :** Applied For Registration جو گازیوں پر نمبر پلیٹ لگاتے ہیں رجسٹریشن نہیں ہوتی وہ A.F.R. لگاتے ہیں وہ لگا کر اس طرف آئے تھے جناب اپسیکر اخیر میں ایک بار پھر آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

**جناب اپسیکر :** مولانا صاحب نے بھر فرمایا جعفر خان صاحب اگر اس میں قرارداد آجائے تو بھر رہے گا تاکہ اس میں ہم باقاعدہ ہاؤس کی consensus لے کر آگے پہنچائیں اس کو نمبر ۲ مولانا صاحب اپ نے درست فرمایا کہ جتنی بھی ہماری اس سے تجھے قرارداد ہیں گے ہیں واقعی ان کا کوئی خاطر جواب خواہ نہیں مل رہا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں بلکہ سارے ہاؤس کو انشا اللہ اس میں پر سو کریں گے ان کو Reminder دیں گے اور میں خود ان سے رابطہ رکھوں گا۔ اب

Balochistan Coastal Develop- **ایک بل ہے-** Next item on agenda

ment Authority Bill کون صاحب پیش کریں گے؟

**سید احسان شاہ (وزیر) :** میں بلوچستان ساحلی ترقیاتی ادارے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۸ء پیش کرتا ہوں

**جناب اپسیکر :** بل پیش ہوا۔ اس کی بات اگلی تحریک پیش کریں۔

**سید احسان شاہ (وزیر) :** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ساحلی ترقیاتی ادارے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۸ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹر ۱۹۹۳ء کے قواعد سے ۸۲ کے مصیبات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

**جناب اپسیکر :** تحریک یہ ہے کہ بلوچستان ساحلی ترقیاتی ادارے کا مصدرہ ۱۹۹۸ء کو

بلوچستان صوبائی اسکیل کے قواعد و انضباط کا محریہ ۱۹۷۳ء کے قاعدے مختصات سے مستثنی قرار دیا جائے سوال پاپ یہ ہے کہ تحریک کو منظور کی جائے۔

عبدالرئیس خان مندو خیل : پواخت آف آرڈر جناب اپنیکر اس پر ہمارا اعتراض ہے پتہ نہیں کہ ہماری اسکیل میں یہ عمل کیوں شروع کیا گیا۔ ہے کہ جو بھی بل یہاں آتا ہے اور بل کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ باقاعدہ دو تین شیپ میں بل پیش ہوتا ہے Introduce اس کے لئے کمیٹی بنی ہے کہ وہ اس میں پوری تفصیل سے بات کریں۔ اور اسکے ثابت اور مخفی ساقے کو دیکھئے اور پھر اس کو صحیح کر کے وہاں پیش کرے۔ اس کے علاوہ بعض لوگوں کے مذہبیں اور اس کے جزئیں پیش کیجئے جاتے ہیں اور یہاں ایک سسٹم بنایا گیا ہے کہ بس ۸۲ کے مختصات سے ان کے تقاضوں سے اس کو مستثنی قرار دیا جائے اس میں بڑے آئینی میں یہ جوبل ہے اس کے objective یہ ہے ہم اسلامی علاقہ میں ترقی کرے وہ بڑی اپریل بھل بات ہے لیکن جس طرح ان کو بنایا گیا اس کو ذرا فٹ کیا گیا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ باقاعدہ آئین کی خلاف ورزی ہے یہ بل جو ایک نئے گایہ آئین کی خلاف ورزی ہے یہ بل جو ایک نئے گایہ آئین کی خلاف ورزی ہے یہ صوبائی خود اختیاری صوبائی گورنمنٹ کے اختیارات سے اگریزی میں کہتے ہیں part with صوبے کے اپنے اختیارات جو provincial anatomy دئے گئے ان سے دستبرداری ہے ایک ایسا طرفہ نکالا گیا ہے کہ اصل گورنمنٹ کا پردہ ان کو درمیان سے نکالو اور اتحاد شیز ہاؤ اور جناب والا اپ اس کے ٹکن کو دیکھئے یہ اثر ڈیوس ہوا ہے اس نئے میں اس کے وہ الفاظ آپ کو دکھاتا ہوں شیعشن جو ہے جو اتحادی ہائی جاری ہے اس میں آپ کو اس بات کا قائل کرنا چاہتا ہوں کہ ۸۳ کے مختصات اسے مستثنی نہ کیا جائے میں ہاؤس کو قاعدت دیتا ہوں میں ہاؤس کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ ہمدردانی کریں یہ جوبل ہے اس بل میں اس کے معنی یہ نہیں کہ کوئی ایسا ایک اپنے صوبائی اتحاد شیز سے نکال رہے ہیں صوبے کے جو اختیارات ہے مچال شکھن کا لازمے صفحہ (۶) اس میں آپ دیکھیں۔

## **Functions**

7. Subject to the general or special directions of Government ,the Authority Shall  
ایک ایسی اختیاریت ہے جو اگر یکچھ کے اختیارات  
بھی لے گی ابجو کیش کے اختیارات بھی لے گی خلا اختار بھی لے گی۔

1. be responsible for over-all development, improvement, beautification and coordination of the coastal areas.
2. be responsible for identification, coordination, execution and monitoring development schemes/activities which shall comprise of the following providing:
  - (a) drinking water facilities, communication systems, electricity, drainage, tourism and rural development works, establishment of educational, technical, and professional institutions
  - development of Fisheries, live stock horticulture forest and agriculture.
  - (d) Local /foreign credits for the development of agriculture, livestock fisheries industries and other allied economic activities
  - (e) development of marketing facilities.
  - (f) construction of jetties and harbours.
  - (g) up-gradation and improvement of the Socio-economic condition of the inhabitants.

(h) promotion of NGOs and co-ordination in financial assistance for development schemes to uplift the area.

(i) organizing etreprneur development.

(j)development of human and other resources in the areal

اب یہ سب کو لے کر اسکے معنی ہے کہ پراؤنس کے تمام اتحاری آپ ایک اتحاری کو دیتے ہیں میں حیران ہوں کہ کاپیڈ کے ممبران نے یہ بل سندی بھی کی ہے مجھے یقین ہے کسی نے یہ سندی نہیں کی ہے اور اگر کی ہو بھی انہوں نے اس پے غور نہیں کیا اس لئے یہ بل جناب والا میں ریکویٹ کرتا ہوں کہ ایک یہ پروپردر میان سے نکالا جائے کہ جو بل ہے اور اس کے اچھے اور بدے ثابت اور منفی کو جانچنے کے لئے جو پروپردر دیا ہوا ہے اور پروپردر کے معنی آئین کے تحت پامدی ہے اس کو آپ ہس مشغیات میں لے آتے ہیں اور ابھی جو ہے آپ تمام پراؤنس کے کے اتحاری آپ پراؤنس کے انونومی آپ کینٹ اور گورنمنٹ کے اختیارات اس سے آپ دستبردار ہوتے ہیں اور ایک اتحاری اور وہ اتحاری چھوٹا سے ایکٹ ہے اور اس میں اس کو مکمل اختیارات ہے اور گورنمنٹ والے ہے ادنیٰ معاف ذراء with due respect آپ زراء ہر میں نہ ہوں میں امید کرتا ہوں کہ آپ اتنے ہری میں نہیں یہ اتحاریز ہم نے اسکے علاوہ واپڈا والا بھی دیکھا ہے کینٹ سینفل مفسر جو ہے اس کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ واپڈا ہمارے پاس ہے دوسرے ابھی آپ نے میڈا میڈا اپ کی گورنمنٹ سے میں ریکویٹ کر دیا کہ آپ کی گورنمنٹ جو ہے صرف اتحاریز ہانے کے لئے ہے آپ صوبے کو صوبے کے اختیارات کو پانی آپ نے ہے ادنیٰ معاف اگر میں یہ کہوں کہ آپ نے پانی صوبے کو فروخت کر کے دیدیا اور کبھی بھی کوئی فروخت کرے ابھی جو ہے آپ کو مثل ایریاز کو فروخت کر رہے ہیں صوبے کے اختیارات سے کمال رہے ہیں اور اس کے باقی جوان کے ڈیبلڈ ہیں وہ تو اور خطرناک جیزیں ہیں اس لئے میں ریکویٹ کر دیا

جناب والا کہ میں ہاؤس سے ریکویٹ کرونا کہ آپ یہ بس انزوڈیوس ہو گیا ہے کمپنی میں جائے اس میں ممبرز ہیں اس میں اگر ہم ۸ میں اپوزیشن والوں کو کبھی آپ موقع دیں ہم وہاں اپنا کیس پیش کریں اور وہ پر لانا جو ہمارا تجربہ ہے میڈ اولاد جب ہم نے تمام فیصلے لئے کمپنی نے مبارٹ سے فیصلے کے کا نسخہ سے کئے ایک مینگ میں میں غیر حاضر تھا اور دوسرے دن انہوں نے باقاعدہ اس تمام روڑ اور قواعد اور آئین کے خلاف میڈ اکی ۸ وہ منظور کروایا اور یہاں ہاؤس میں پیش کیا اس طرح قانون سازی آپ کو کون اختیار دیگا کون آپ کو اجازت دیگا آپ مہماں کرے یہ میں ریکویٹ کرونا ہمچنانکہ اگر میں ایک سادہ مثال دیوں آپ بورڈ مہاذ کتے ہیں ترقی کے بعد میں کوشل ایریا کے بالکل ہم تیار ہے مثلاً بھی جو ہے فلاں بورڈ نیا جوبیں لارہے ہیں ہمیلتھ والی اس طرح آپ بورڈ مہاذ کتے ہیں ایک مثال میں دے رہا ہوں آسانی کے لئے یعنی میں مدد کرنا چاہتا ہوں آپ بورڈ مہاذ میں ترقیاتی ایسا جو کامیاب کے اختیارات میں ہوا تھا میں اور یہ چیزیں یہ توکل کوئی آدمی نیلامی کر کر کیوں کوشل ایریا کا آپ کا چیزیں میں کون چیلنج کریگا ہمارے اسکلی میں پھر کسکو یہ اختیار ہو گا ہمارے آڑھیں ممبر نے کہا کہ ہم کچھ نہیں ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ہم نہیں اس اور نا اعلیٰ کا بلحہ یہ میکنیکل رشتہ ہے ہم کمزور ہے اس لئے ہم نہیں ہیں ہم کمزور ہیں ہماری الیت کوئی ڈویلپ نصیہ نہ رہا ہے ہم ڈویلپ نہیں کر سکتے ہیں یہ تو اثر ریکیو ٹی چیز ہے اتحادی نہ ہائے یہ میری ریکویٹ ہے جناب والا میں اس پر زیادہ زور ڈالنا چاہتا ہوں

جناب اپلیکر : ہاؤس سے پوچھتا ہوں میں تحریک جو آئی ہے

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل : میں کہتا ہوں ہاؤس اس میں نہ ڈالے جناب والا

ہاؤس

جناب اپلیکر : ہاؤس سے اگر نہ پوچھوں تو پھر کس سے پوچھوں گا میں

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل : نہیں اور بات ہے میں جانتا ہوں ووٹ ان کے زیادہ ہیں بالکل آپ کا حق ہے اور یہ ہے بھی لیکن اس سے پہلے بھی توبات ہو سکتی ہے جناب والا میں جانتا ہوں یہ ان کا حق ہے میں کہتا ہوں کہ آپ گورنمنٹ پارٹیز مل کر کوئی ایسا حل

نکال لیں کہ اس کو یعنی ووٹ کے لئے مت ڈالیں ووٹ مجھے علم ہے آپ کے زیادہ ہے۔ (شور)  
جناب اسپیکر : نہیں انہوں نے اپنا ایک نقطہ نظر پیش کیا ہے اور ہاؤس سے مریے تو سطح  
سے یہ انہوں نے فرمایا ہے کہ جی ہاؤس اس پر غور کرے اور یہ اگر بہتر سمجھے کہ اس کو جھوادیا  
جائے تو تحریک پیش ہو چکی ہے آپ نے جو کہ اس کو Dispencse with کرنا ہے رولز کو وہ تو  
آپ نے پیش کر دیا تو میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں ہاؤس کی کیا مرخصی ہے تو جو تحریک الگی وزیر  
موصوف نے پیش کی ہے کیا اس کو منظور کی اجائے جو اس کے حق میں ہے ہاں کہیں  
مشیر عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا ہم پروٹوٹ کرتے ہیں اس مرحلہ  
پر محترم رکن الیوان سے واک آؤٹ کر گئے

جناب اسپیکر : صحیک ہے جو اس کے خلاف ہے وہ نہ کہیں لہذا تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : میں مولا نا امیر زمان صاحب سے گزارش کروں گا کہ جا کر عبدالرحیم خان  
مندو خیل صاحب کو لے آئیں ہاشمی صاحب بیٹھ جائیں گے ساتھ میں آپ بھی ساتھ جائیں ہاشمی  
صاحب جا کے لے آئیں نہیں جائیں لے آئیں اب جناب جعفر خان مندو خیل صاحب تحریک

نمبر ۲ پیش کریں  
**شیخ محمد جعفر خان مندو خیل وزیر زراعت :** بسم اللہ الرحمن الرحیم میں

بلوچستان زرعی ترقیاتی بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۸ء پیش کرتا ہوں

جناب اسپیکر : بلوچستان زرعی ترقیاتی بورڈ کا مسودہ قانون نمبر ۲ مصدرہ ۱۹۹۸ء پیش ہوا  
جی جناب کیا خیال ہے آپ کا اس کو کہیں کو کچھ دیں۔ نہیں دوسرے نہیں پڑھتے ہیں وہ پوچھ لیں۔  
**شیخ محمد جعفر خان مندو خیل وزیر زراعت :** پہلے میں نے ریکویٹ کی ہے  
کہ اس کو بلوچستان اسمبلی کی قواعد و اتفاقات کار ۲۷ء کے قاعدہ ۸۳ کے مقتضیات سے مستثنی  
قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر : اس کو بھی آپ مستثنی کرنا چاہتے ہیں؟

**شیخ محمد جعفر خان مندو خیل وزیر زراعت :** مستثنی کرنا چاہتے ہیں

کیونکہ اس میں ایک جنی ہے ہم لوگوں کی۔

**جناب اپلیکر:** تحریک ہے جی تحریک یہ ہے کہ بلوچستان زرعی ترقیاتی پورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۸ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کا مجری ۷۳ء کے قاعدہ ۸۳ کی مصیبات سے مستثنی قرار دیا جائے؟

سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ جی  
**بسم اللہ خان کا کڑوزیر:** دو وضاحت تو کریں مطلب کو شل اختاری کے حوالے سے تو ہمارے پاس ایک وہ ہے جس کے لئے ہم وہ مصیبات سے مستثنی کرہے ہیں آپ ہر بل کے بارے میں ہر اسکے بارے میں یہ تو نہیں ہوتا ہے تھوڑی سی وضاحت کریں کہ اس میں کیا جلدی ہے جس کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کو۔

**جناب اپلیکر:** شائد قواعد آپ کو بسم لال خان جب اس کی ریڈنگ ہو گی جی فرست ریڈنگ اس میں سب کچھ تائیں گے آپ کو ابھی نہیں تائیں گے آب تو صرف پیش کیا ہے۔

Bill has been introduced that is all.

Now we will study for three days

اس کے بعد جب آپ چائیں گے پھر اس کے بعد کا زبانی کلاز ریڈنگ ہو گی فرست اس میں پھر آپ کریں گے ماراؤ یکشن تو سوال یہ ہے کہ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ جو اس کے حق میں ہیں ہاں کیں۔ ہاں اے زیادہ ہیں لہذا تحریک منظور ہوئی اور دوسرا چیف نسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ امن و لام پر عدالت کرنے کے لئے ایک تاریخ مقرر کی جائے تو میں سمجھتا ہوں ۲۳ کے اجلاس میں وقفہ سولات کو شہادت کر لیں گے اور اس پر سیر حاصل عدالت ہو سکے گی اس پر عدالت کرنے گے

**جناب اپلیکر:** اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۹۸ء بوقت گیارہ چھے تک کے لئے ملتوی کی جاتا ہے شکریہ  
اسمبلی کی کارروائی ایک ج کر بچیں منٹ پر مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۹۸ء بوقت گیارہ چھے تک کیلئے ملتوی ہو گئی۔